مدحِ شاہِ زمن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللھم صل علی محمد و آل محمد

سید حیدر قائم

نعت نگاری کا مُقدّس عمل ذاتِ باری کے خصوصی کرم کے بغیر ممکن نہیں ۔ سیّد حُب دار قائم کو بھی اِس سعادت سے حصّۂ وافر عطا ہُوا ہے ۔ ان کی نعتیں شیفتگی، شگفتگی اور شُستگی کا دِل نشیں احساس لیے ہُوئے ہیں ۔ ان کا شعر ان کی قلبی واردات کا عکاس ہے ۔ ان کے ہاں دُوری و مہجوری، آہ و سوز اور نالہ و زاری کا بیان نہایت بے ساختگی سے آیا ہے ۔ وہ نعت کہتے ہُوئے اپنے آس پاس کی دُنیا سے بے گانہ ہو جاتے ہیں، سراپا نیاز بن کر بارگاہِ ناز میں اپنی حاضری پیش کرتے ہیں اور اِن تمام کیفیات کے دوران حزم و احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ۔

صنعتِ تلمیح کا جا بجا خُوب صُورتی سے استعمال ان کے کلام کی نمایاں خُوبی ہے ۔ ان کے سادہ و سہل اسلوبِ نگارش نے بھی ان کے کلام میں حُسن و دِل کشی پیدا کی ہے ۔

سیّد حُب دار قائم کی "مدحِ شاہِ زمن" ضلع اٹک کی زرخیز نعتیہ ادبی فضا سے اُٹھتی ہوئی باوقار اور خُوش گوار ہوا کا پُر لُطف جھونکا ہے ۔ اللہ کریم ان کے سخن دِل پذیر میں برکت ڈالے، آمین

مُحمد عارف قادری
واہ کینٹ

مدحِ شاہِ زمن

سیّد حبدار قائم

نعت آشنا پبلی کیشنز
599/c، گلگشت ملتان ۔۔۔ فون: 0300-9187575
پاک ٹاور، کبیر سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

تزئین و اہتمام:
اشفاق احمد غوری

نام کتاب	:	مدح شاہ زمن
شاعر	:	سید حبدار قائم
سرورق	:	حمدان خالد
پروڈکشن مینیجر	:	زاہد محمود زاہدؔ
کمپوزنگ	:	عمر فاروق
پروف ریڈنگ	:	محمد عمیر کثیر
مطبع	:	دھنک پرنٹنگ ایجنسی
باراول	:	۲۰۲۲ء
قیمت	:	650روپے
بیرونِ ملک	:	10ڈالر

نعت آشنا پبلی کیشنز
599/c، گلگشت ملتان ۔۔۔فون:0300-9187575
پاک ٹاور، کبیر سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

انتساب

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

کے نام پر کہ

جن کی محشر میں آمد پر غائب سے آواز آئے گی

''اہلِ محشر! اپنے سروں کو جھکا لو

کیونکہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتی ہیں۔''

....

فہرست

معاصر شعری اسلوب سے واقفیت

ڈاکٹر ریاض مجید

حفیظ تائب مرحوم نے آج سے قریباً نصف صدی پہلے اس دور کو بہارِ نعت سے تعبیر کیا تھا اور حافظ لدھیانوی نے اسے نعت کا زمانہ کہا تھا۔ گزشتہ کچھ دہائیوں میں نعتِ رسول مقبولؐ کی صنف نے واقعی اتنی ترقی کی ہے کہ گزشتہ کئی صدیوں میں نہیں ہوئی۔ مقدار اور معیار پر اعتبار سے ہماری علمی و ادبی دنیا کا وہ ثروت مند دور رہا ہے جس میں صنفِ نعت نے کئی تشکیلی مراحل عبور کیے۔ تخلیقی، تنقیدی اور تحقیقی مختلف اعتبارات سے نعتیہ رسائل و جرائد سے تحقیقی و تنقیدی مقالات و کتب کی اشاعت تک اس صنفِ ادب پر گراں قدر کام ہوا۔

”نعت آشنا“ کے فورم سے جہاں اور کئی جہتوں سے نعت پر کام ہوا وہاں جدید اسالیب نعت کے حامل کئی نعتیہ مجموعے بھی شائع ہوئے۔

”مدحِ شاہِ زمن“ اس سلسلے کی تازہ کڑی ہے جس کے مصنف سید حبدار قائم ہیں۔ ان کی نعت نگاری کی اساس اسی جذبہ مزریت پر قائم ہے جو اُمتِ مسلمہ بالعموم اور نعت نگاری بالخصوص حضور اکرم ﷺ کے لیے رکھتے ہیں۔ یہ بنیاد جتنی مستحکم ہوگی نعت نگار کی تخلیقات میں جذبہ و تاثیر کے عناصر بڑھیں گے۔ حب دار کی نعت میں نعت کے جو مضامین و موضوعات موجود ہیں ان کے تخلیقی پس منظر میں اُن کا جذبہ محبتِ رسولؐ جھلکتا ہے۔ انہوں نے اس صنف کو سرسری انداز میں نہیں برتا۔ ان کی نعت ان کی ہمہ وقتی وارادات کا حصہ محسوس ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ، اسوۂ حسنہ، آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ اور شہرِ طیبہ کے تلازمات و متناسبات سے انہوں نے بیسیوں مضامین کشید کیے۔ ان کی مہارتِ فن ان کے

اسلوب میں ظاہر ہوتی ہے۔

ان کی نعت میں واضع طور پر نعت کے مرکزی موضوعات مستعمل رہے ہیں۔جو فارسی اور اردو نعت میں کئی صدیوں سے برتے جا رہے ہیں۔نعت نگاری کی اصل کامیابی اس کے طرز اظہار اور اسلوب میں ہے۔

اس کے اندر حسیت اور یگانگت (relevinty) موجود ہے۔نئی نسل میں اس کی مطالعاتی گنجائش (readibility) موجود ہے۔اس کا لب ولہجہ مؤثر ہے۔حب دار کی لفظیات آج کے نعتیہ منظر نامے کی لفظیات ہیں۔اس کی بحور،اوزان واصوات کی خوش آہنگی،تشبیہات و استعارات کا انتظام آج کے نعتیہ اسلوبیاتی نظام سے ہم آہنگ ہیں۔یہی وہ فنی محاسن ہیں جو معاصر نعت گویان کی ضروریات ہیں۔آج کا نعت گزار جتنا آج کے نعتیہ اسلوب سے ہم آہنگ ہوگا اتنا ہی کامیاب نعت نگار ہوگا۔

مقام مسرت واطمینان یہ کہ حب دار کا طرزِ اظہار معاصر نعت کے شعری اسلوب سے واقف ہے۔"مدح شاہ زمن" اس اعتبار سے خوش آئند ہے۔مجھے امید ہے یہ نعتیہ مجموعہ نعت آشنا" کی روایتی خوبصورتی کے ساتھ اشاعت پزیر ہوگا تو ہمارا معاصر نعتیہ منظر نامہ اور دلکش اور روشن ہوگا۔اللہ تعالیٰ سید حب دار کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور وہ اردو نعت اور بہت سے نعتیہ مجموعے عطا فرمائیں۔۔آمین

آسمانِ تقدیس پر جگمگاتے تارے

اشفاق احمد غوری

آرمی اور فنونِ لطیفہ دو مختلف چیزیں ہیں ان دونوں کے درمیان بظاہر کوئی تعلق نہیں ہے لیکن یہ دونوں جب بھی یکجا ہوئے ہیں تو کمال کی نادرہ کاری وجود میں آئی ہے۔

روشن نگینوی، میجر ڈاکٹر محمد خاں اشرف،

سید ضمیر جعفری، جنرل ایوب خان، کرنل محمد خان، میجر اعظم کمال، کیپٹن نذر محمد ارشد، عبداللہ خان، سید مقبول حسین، شاکر کنڈان کے علاوہ بے شمار اہلِ قلم ہیں جن کا تعلق پاکستان آرمی سے ہے۔

زیرِ نظر مجموعہ حمد و نعت و مناقب،، مدحِ شاہِ زمن،، کے خالق،، سید حبدار قائم،، کا تعلق بھی پاکستان آرمی سے ہے۔

کہتے ہیں کہ غزل جب آبِ عقیدت و محبت سے وضو کرتی ہے تو نعت ہو جاتی ہے

سید حبدار قائم کی غزل بھی آبِ حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے باوضو ہو کر محترم ہوئی ہے اور اس کے الفاظ آسمانِ تقدس پر ستارے بن کر اہلِ زمین کے دلوں کو لبھا رہے ہیں۔

جادۂ نعت پر یہ ان کا پہلا پڑاؤ ہے۔

سید حبدار قائم کی تخلیقات تصنع اور تکلف سے پاک ہیں اس نے الفاظ کے بناوٹی اور فنکارانہ محل کھڑے کرنے کی بجائے سچے اور کھرے جذبات کی کچے لیکن پاکیزہ گھروں میں آباد کاری کی ہے اور اپنے خوبصورت اور خوب سیرت جذبوں کو صاف اور سادہ الفاظ کا پیرہن دے کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے۔

سادگی اور حسن کی مجلس ملاحظہ فرمائیں:

ارم کے در کی سجاوٹ ہوا ہے آپ کا نام
اسی لیے تو جہاں سے جدا ہے آپ کا نام
فنا نہیں ہے قسم سے خدا کے بعد جسے
شفا ہے اور ضیائے بقا ہے آپ کا نام

اللہ تعالیٰ سید حبدار قائم کی،، مدحِ شاہِ زمن،، کو دونوں جہان میں مقبول فرمائے۔ آمین

حرفِ تشکر

سید حبدار قائم

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جس نے اپنے پاک حبیب کو سب سے پہلے خلق کیا اور ہماری ہدایت وشفاعت کے لیے مبعوث فرمایا وہ حبیب جو تصویرِ مصور ہے، جو مرسل داور ہے، جو مالکِ زلف معنبر ہے، جو اشرف و اکمل ہے، جو احسن و اجمل ہے، جو احمدِ مرسل ہے جو مظہر اول ہے، جو قلبِ مجلیٰ ہے، جو والیءِ مہرِ نبوت ہے، جو وارثِ مہرِ رسالت ہے، جو مہرِ جلالت ہے، جو عینِ عدالت ہے، جو خضرِ ولایت ہے جو قاسم و قسیم ہے، جو تسنیم و وسیم ہے، جو روف و رحیم ہے، جو خلیل و حکیم ہے، جو حاملِ قرآن ہے جو باطنِ قرآن ہے، جو مظہرِ رحمت ہے، جو مصدرِ راحت ہے، جو مخزنِ شفقت ہے، جو عینِ عنایت ہے، جو مظہرِ انوارِ حق ہے جو واقفِ اسرارِ حق ہے، جو ہادیٔ روشن ضمیر ہے، جو خواجہ بیکس نواز ہے، جو بشر القوی ہے، جو خیر الوریٰ ہے، جو محب الوریٰ ہے انہی کے صدقے میں مجھ جیسے حقیر شخص کو نعت کی دولت سے مالا مال کیا گیا ہے۔
میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ میرے والدین دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں میں اس کتاب کا ثواب والدین کے لیے آقا پاک کی بارگاہ میں ہدیہ کرتا ہوں۔ میں اپنے روحانی راہنما حضرت محمد جاوید اقبال قادری لجپال کی ذاتِ بابرکات کا بھی ممنون ہوں جن کی نگاہِ کرم سے میں اس قابل ہوا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت لکھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض مجید، سید عرفی ہاشمی، ثاقب خیر آبادی اور عارف قادری جیسے معتبر صاحبانِ علم و دانش نے میری شاعری پر اپنی قیمتی رائے اور مضامین سے مجھے نواز کر میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ میں ان شخصیات کا بہت ممنون ہوں۔

اٹک کی ادبی فضا قابلِ تحسین ہے جسے میں اکثر "سنگِ پارس" کہا کرتا ہوں جس میں

سعادت حسن آس جیسے بزرگ نعت گو شاعر موجود ہیں جو میرے استاد بھی ہیں اور جن کی شب و روز محنت سے میں اس مقام پر پہنچا ہوں ۔ پروفیسر مشبر حسین سید، طاہر اسیر، سید ثقلین انجم، سید نصرت بخاری، سید شاکر القادری ،اقبال زرقاش ،ایاز خالد، ارشد سیماب، مشتاق عاجز ،ارشد محمود ناشاد، ارشاد علی ،سید مونس شاہ سب دوست اور اساتذہ میری کامیابی کے زینے ہیں

روز نامہ اساس کے جرنلسٹ ناصر مغل انتہائی شفیق آدمی ہیں جنہوں نے میری لکھی ہوئی نعت، غزل، کتابوں پر تبصرے اور کالمز روز نامہ اساس کے ادبی صفحہ اور دینی ایڈیشن پر شائع کیے ہیں ان کا بھی میں بہت مشکور ہوں

ادبی رسالہ" دھنک رنگ" کے مدیر سجاد حسین سرمد جنہوں نے مجھے علمِ عروض کے درس دے کر اس قابل بنایا کہ میں نثر سے شاعری میں داخل ہوا ہوں ۔ ان سب شعرا سے ملانے والے شاعر حسین امجد کو میں کیسے بھول سکتا ہوں جن کی محبتیں مجھے شاعری کی طرف کھینچ کر لے آئی ہیں ۔ پنڈی گھیب کی ادبی تنظیم" حلقہ ارباب شاد" جو معروف ادیب شعیب ہمیش نے غالبا 1987 میں بنا کر ہمیں شاعری کی طرف راغب کیا تھا میں ان کا بھی ممنون ہوں ۔اُس وقت توکل سائل مرحوم میرے کلام کی اصلاح کرتے تھے توکل سائل کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔

ایڈمن کاروان قلم اٹک معروف ادیب و شاعر نزاکت علی نازک کی محبتیں ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہیں انہوں نے مجھے کاروان قلم اٹک میں شامل کر کے سیکریٹری نشر و اشاعت کے عہدے کی ذمہ داریاں بھی سونپی ہیں میں ان کا بھی سپاس گزار ہوں

اٹک شہر کے بہت عمدہ گلو کار و نعت خوان نسیم علی صدیقی کی محبت بھی ہمیشہ شامل حال رہی ہے میں اُن کا بھی مشکور ہوں ۔ انٹرنیشنل رائٹرز فورم پاکستان کے بانی شہزاد افق نے مجھے میری پنجابی کتاب" اکھیاں وچ زمانے" میں اعزازی شیلڈ برائے ادبی خدمات سے نوازا جس پر میں ان کا مشکور ہوں ۔

اب جب کہ میں نعتیہ مجموعہ" مدحِ شاہِ زمن" کا مصنف بننے جا رہا ہوں اور میرے اس کلام کی اصلاح محترم اشفاق احمد غوری صاحب کر رہے ہیں اُن کا بھی تہہ دل سے سپاس گزار ہوں اور مستقبل قریب میں باقاعدہ شاعری کی تربیت ان سے لینا چاہتا ہوں تاکہ انابیبِ شعری سے مکمل واقفیت حاصل کرسکوں ۔اُن کی ادبی تنظیم"نعت آشنا" کی تنقیدی محافل کے اجراء سے مجھے شاعری کو کافی حدتک سمجھنے میں مدد ملی ہے ۔نعت گوئی کے لیے آپ کی کوششیں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں اللہ تعالیٰ اشفاق احمد غوری صاحب کو صحتِ کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور ان کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے ۔

میرے گھر کا ماحول بھی نعت گوئی میں معاون ثابت ہوا میری دونوں بیٹیاں مکتب قرآن واہل بیتؑ اٹک شہر کی طالبات ہیں میرے بیٹے بھی میرے معاون ہیں میری شریکِ حیات نے مجھے لکھنے پڑھنے سے کبھی نہیں روکا بلکہ ہمیشہ میری پزیرائی کی ہے اس لیے گھر کا سکون میرے لیے مواقع تراشتا رہا اور میں بہت اطمینان کے ساتھ درِرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دستک دیتا رہا اور نگاہیں جھکا کر کھڑا رہا اور مجھے درِ اقدس سے صوتی ترنگ خیرات میں ملتی رہی اور میری فکری عفت مدینے کے نشیلے جھونکوں سے جلا پاتی رہی اور میں لکھتا گیا۔جو لکھا آپ کے ہاتھوں میں ہے پڑھیے اور میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ رب العزت مجھے اسی در پر کھڑا رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور مدحت کے نایاب گوہر عطا فرماتا رہے ۔آمین بہت شکریہ

سید حیدار قائم
ڈاکخانہ و بمقام غریب وال تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک ۔پاکستان
فون نمبر:۔ 03041496511

حمدِ باری تعالیٰ

یہ بلبل ،یہ تتلی، یہ خوشبو بنا کر
ارم کی طرح دی زمیں یہ سجا کر

نشاں کچھ بتائے ہمیں یوں اجل کے
وہ نہروں کو دریا، سمندر میں لا کر

وہ اول، وہ آخر ،وہ ظاہر، وہ باطن
ازاں میں عیاں کر دیا یہ سنا کر

اگر تو ہے ظاہر تو میرے خدایا
دکھا اپنا چہرہ تو پردے ہٹا کر

بشر کی زمیں پر رسائی کہاں تھی
اتارا زمیں پر ستارا بنا کر

قیامت سے پہلے بپا حشر کر کے
ڈرا دے گا مردے زمیں سے اٹھا کر

کرم کر رہا ہے کھلا کر تُو اب تو
کبھی ڈال دے گا تو آتش جلا کر

زمیں آسماں پر ہیں جتنے ستارے
انہیں دیکھ کر دل کہے تو ثنا کر

یہ کوہ و دمن اور یہ بہتے جھرنے
عطا کر دیے ہیں ہمیں یہ سجا کر

دھنک، آبشاریں ، پرندوں کے جُھرمٹ
انہیں دیکھنے کی نگہ بھی عطا کر

جہاں تیرگی کا تسلط ہے قائم
وہاں مصطفیٰ کی خدایا ضیا کر

حمدِ باری تعالیٰ

گل و لالہ کی تحریروں میں بس فکرِ رسا تُو ہے
یہی دل میرا کہتا ہے کُجا میں ہوں کُجا تُو ہے

کوئی مشکل جو آ جائے پریشاں دل نہیں ہوتا
کہ ہر مشکل کے رستے میں مرا مشکل کشا تو ہے

جہاں تک یہ نظر جائے وہاں تک نور ہے تیرا
ہر اک تصویر کے جلوے میں شامل مقتضا تو ہے

ہدایت یہ مجھے قرآن کی سطروں سے حاصل ہے
محمد کی قسم مجھ کو ، فنا میں ہوں بقا تو ہے

گلابوں کے تبسم اور تتلی کی نزاکت میں
نظر خوش رنگ جو آئے خدایا وہ ادا تو ہے

جہاں پر حبس ہوتا ہے جہاں ہوتے ہیں تشنہ لب
وہاں پر جو برستی ہے وہ میرے رب گھٹا تو ہے

تو ہی اول، تو ہی آخر، تو ہی ظاہر، تو ہی باطن
مرا ہونا ترا ہونا، میں کب ہوں؟ یا خدا تو ہے

مجھے عرفان کی دولت ملی تیرے ہی کلمے سے
ترے کلمے میں "لا" میں، اے مرے مالک الہ تو ہے

گل و لالہ میں چنبیلی میں رنگ و نور ہے قائم
ہر اک جلوے کی رعنائی میں اک جلوہ نما تو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لب پہ آقا کی گفتگو آئے
دل میں طیبہ کی آرزو آئے

میرے لہجے سے نعت یوں چھلکے
گنبدِ سبز جا کے چُھو آئے

حسنِ مدحت مجھے ملے ایسا
حُسنِ حسان ہو بہو آئے

تشنگی کو ملے قرار ایسا
من میں کوثر کی آب جو آئے

میں بھی طیبہ کا وہ قمر دیکھوں
جس کے حصے میں کاخ و کو آئے

کاش محشر میں آپ یہ کہہ دیں
نعت میری، سنانے تُو آئے

نامِ نامی نبی کا لیتے ہی
میری قسمت میں رنگ و بو آئے

تو بھی قائم سلام کر اُس کو
نعت سننے جو با وضو آئے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بھٹکیں گے کیسے ہم جو رہے رہبری میں آپ
شامل جو ہو گئے ہیں مری زندگی میں آپ

چھانی ہے جب سے میں نے زمانے میں حسن ضو
سارے جہاں سے بڑھ کے لگے آگہی میں آپ

مدحت میں جو ملی ہے مجھے آپ کی لگن
اب آرزو یہی ہے رہیں شاعری میں آپ

دیکھا شجر شجر میں ملے چار سو نشان
گلشن میں، بلبلوں کی ملے نغمگی میں آپ

مجھ کو یقین ہے کہ قیامت کے روز بھی
کوثر عطا کریں گے مجھے تشنگی میں آپ

ہیں غم گسار اتنے کبھی ڈوبنے نہ دیں
دیتے رہے سہارا مجھے ہر غمی میں آپ

قائم جو توڑ دے گی زمانے میں مفلسی
تب مجھ کو جوڑ دیں گے مری بے بسی میں آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے سے بڑھ کر حسیں ہے مدینہ
سنو رونقِ عالمیں ہے مدینہ

زمانے میں اس کو جو عزت ملی ہے
نبی کے کرم سے نگیں ہے مدینہ

مرے مصطفیٰ جس بشر کے ہوں دل میں
ادب سے ملو تم وہیں ہے مدینہ

جہاں بس رہے ہیں مرے کملی والے
وہ ہر اک نگر سے بریں ہے مدینہ

تبھی شانِ دھرتی پہ حیراں فلک ہے
محمد کے تن کا امیں ہے مدینہ

وہاں پیارے احمد نے سجدے کئے ہیں
جہانوں سے ارفع کہیں ہے مدینہ

تو حبدار قائم بتا دے سبھی کو
زمیں کے یہ تن کی جبیں ہے مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسلماں اُن کے گھر سے جو وفا کرتا نظر آیا
خدا کو وہ عمل احسن ادا کرتا نظر آیا

محمد کے وسیلے سے کبھی مانگے زباں میری
خدا مجھ کو خطا پر بھی عطا کرتا نظر آیا

جنھیں رب نے نوازا ہے محمد کی محبت سے
درودوں کی محافل میں ندا کرتا نظر آیا

کوئی عاشق ثنائے مصطفٰی دھرتی پہ کرتا ہے
لحد میں بھی سدا ان کو صدا کرتا نظر آیا

فروغِ نعت کرتا ہے جو دل کے آبگینوں سے
وہی مدحت رقم کرکے ضیا کرتا نظر آیا

بریں قرآں سراپا ہے حسیں چہرہ گھنی زلفیں
ادا مدحت تو خود خالق سدا کرتا نظر آیا

مرے آقا کی تعریفیں ملائک تک نہیں قائم
مجھے سارا جہاں اُن کی ثنا کرتا نظر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمراہ اپنے بطحا مجھے لے کے جاؤ لوگو
دل سے جدائی کا غم تم ہی مٹاؤ لوگو

خوشبو ملے گی ہم کو، ہونٹوں سے جب لگیں گے
نعلین کی زیارت اب تو کراؤ لوگو

طیبہ کی آرزو میں آسی تڑپ تڑپ کر
جو رو رہے ہیں ان کو دل سے لگاؤ لوگو

تم ساتھ لے کے ہم کو بطحا کی وادیوں میں
نقشِ قدم بھی ان کے ہم کو دکھاؤ لوگو

خضرٰی کے پاس ہم کو کچھ دیر بیٹھنے دو
کرنی ہیں دل کی باتیں ابھی مت اٹھاؤ لوگو

آنکھیں بچھا کے ہم بھی پلکیں بچھا کے تم بھی
خضرٰی کو دیکھ کر غم سب بھول جاؤ لوگو

کارِ جہاں میں اپنا ہے بے بسی کا عالم
جینا ہوا ہے مشکل ہم کو بچاؤ لوگو

ترسا ہوا ہوں کب سے چوموں گا جالیوں کو
خضرٰی کے پاس مجھ کو ابھی لے کے جاؤ لوگو

قائم نے جو کہی ہیں تم عاجزی سے جا کر
میرے نبی کو میری نعتیں سناؤ لوگو

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

محبت کو قلم میں ڈال کر حرفِ ثنا لکھ دے
مہک جائے قلم تیرا اگر خیرالوریٰ لکھ دے

اٹھایا آپ کا کرتہ لیا بوسہ سوالی نے
تو اُس کی اِس گزارش کو مودت کی ادا لکھ دے

لِٹایا گرم دھرتی پر پگھلتی تن کی چربی تھی
محمد کے غلاموں کا یہی رنگِ وفا لکھ دے

مرے آقا کی یادوں میں جو آنکھوں سے ہوئے جاری
رواں اشکوں کی مالا کو تو رحمت کی گھٹا لکھ دے

حسیں نقشِ کفِ پا تھے عرب کے ریگزاروں پر
اجازت چومنے کی اک گھڑی میرے خدا لکھ دے

میں بیمارِ محمد ہوں مجھے آقا سے ملنا ہے
ملا کر تو مجھے یا رب! مرے حق میں شفا لکھ دے

زباں پر تھا احد جس کے وہ اک حبشی مجاہد تھا
مری قسمت میں اُس جیسا تو اک حرفِ ضیا لکھ دے

کبھی حسنین کے صدقے تو قائم کی حزیں آنکھوں
کی بے نوری میں حوروں سی طلسماتی حیا لکھ دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر طرف مولا کی مدحت جو بیاں ہوتی ہے
یہ محمد کی محبت سے رواں ہوتی ہے

اتنے لجپال زمانے میں علی کے بچے
ہو مودت تو ادا دل سے فغاں ہوتی ہے

تزکرہ اُن کا لبوں سے جو ادا ہو جائے
روشنی میرے سخن سے بھی عیاں ہوتی ہے

معجزہ ہوتا ہے ہر وقت مساجد میں بیاں
ہر نگر میں جو محمد کی اذاں ہوتی ہے

چھان مارو گے جہاں کو نہ ملے گی راحت
رحمتِ حق یہ بنا ان کے کہاں ہوتی ہے

جو بھکاری بھی پڑا رہتا ہے ان کے در پر
برتری نورِ سخن اُس پہ عیاں ہوتی ہے

یہ کرم اُن کا نہیں ہے تو ہے کیا جانِ جہاں
اُن کی مدحت جو مری مونسِ جاں ہوتی ہے

مجھ کو حبدار سکھاتے ہیں سخن ور مدحت
اُن کی عزت بھی مرے دل میں نہاں ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمیں عظمتوں کا نشاں مل گیا ہے
رواں رحمتوں کا زماں مل گیا ہے

غریبوں کا والی کوئی بھی نہیں تھا
ہمیں والیٔ دو جہاں مل گیا ہے

گھٹا ظلمتوں کی تھی چھائی جہاں پر
وہاں پر درخشاں سماں مل گیا ہے

اشارے سے توڑا چمکتے قمر کو
نیا معجزہ اک وہاں مل گیا ہے

گواہی جو دی سو سمارِ زمیں نے
تو اسلام کو اک جواں مل گیا ہے

بدن میں تھا میرے جو دل تیرگی میں
اُسے روشنی کا جہاں مل گیا ہے

وہ سرکار احمد عرب کی زمیں کا
مکیں تھا وہاں کا یہاں مل گیا ہے

یہ قائم ثمر ہے جو لکھتا ہوں مدحت
سہانا سا حرف و بیاں مل گیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خیالوں میں اُن کا گزر ہو گیا ہے
مری مدحتوں میں اثر ہو گیا ہے

درودِ نبی سے کیا دل کو روشن
مرا دل بھی مثلِ قمر ہو گیا ہے

یہی خلد کا راستہ ہے یقیناً
مدینے کی جانب سفر ہو گیا ہے

سعادت ملی ہے یہ مجھ کو خدا سے
سدا نعت لکھنا ہنر ہو گیا ہے

کڑی دھوپ میں جب پکارا ہے اُن کو
مرا سوچنا بھی شجر ہو گیا ہے

یہ عشقِ نبی جب سے اترا ہے دل میں
مرے دل کا روشن نگر ہو گیا ہے

یہ حبدار قائم نبی کا ہے خادم
جبھی تو یہ مثلِ سحر ہو گیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل ڈوبتا ہے ہجر کے نا دیدہ آب سے
کب سرفراز ہو گا محمد کے خواب سے

اُن کو دہن دیا ہے خدا نے وہ بے مثال
کڑوے کو میٹھا کر دے جو اپنے لعاب سے

درماں ہر ایک درد کا میرے حضور ہیں
ہم کو پتہ چلا ہے خدا کی کتاب سے

جب حشر میں کریں گے شفاعت وہ شان سے
ہم کو اماں ملے گی خدا کے عذاب سے

ذکرِ خدا کا لطف جسے ہو گیا عطا
اس کو غرض نہیں ہے صدائے رباب سے

خضرٰی کے ہیں نصیب خدا کے ہی فضل سے
جو جگمگا رہا ہے بڑی آب و تاب سے

معراج پر گئے ہیں محمد جو عرش پر
جلوہ دکھا دیا ہے خدا نے حجاب سے

محبوب سر اٹھاؤ تو سجدے سے اب ذرا
ہم نے دعا سنی ہے تمھارے حساب سے

امت کو بخش دینا کہا تھا حضور نے
قائم کبھی نہ ڈرنا تو روزِ حساب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہک مدینے کی لائے بہار اب کے برس
تو میرے دل کو بھی آئے قرار اب کے برس

بتائیں ان کو مدینے میں قافلے جا کر
کہ چھوڑ آئے ہیں اک دل فگار اب کے برس

گئے تھے ہم بھی زمانے کو چھوڑ کر ملنے
رہے گا آنکھوں میں اُن کا خمار اب کے برس

گناہوں میں جو گزاری ہے زندگی ہم نے
ہوئے مدینے میں ہم شرم سار اب کے برس

وہ بانٹ لیں گے ہمارے غموں کی یہ گٹھڑی
ملیں گے جب بھی ہمیں غم گسار اب کے برس

اُنہیں سنائیں گے سب دوستوں کے دکھ جا کر
کریں گے اپنے بھی غم آشکار اب کے برس

بہت رلایا ہے فرقت نے یا نبی مجھ کو
ستایا یادوں نے ہے بے شمار اب کے برس

عطا کیا ہے جو حسنین کا ہمیں صدقہ
فقیر ہو گیا ہے تاجدار اب کے برس

جھکائیں سر کو رکوع و سجود میں قائم
ہمارے دل کی یہی ہے پکار اب کے برس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں ہے منور مدینے کے صدقے
درخشاں درخشاں نگینے کے صدقے

کبھی ہو گی ممکن نجاتِ زمانہ
مرے مصطفیٰ کے سفینے کے صدقے

رہائی ملی جابروں سے جہاں کو
ولادت کے ارفع مہینے کے صدقے

مدینے کے کوچے معنبر معنبر
نبی کے معنبر پسینے کے صدقے

شتر بان سارے جہاں باں بنے ہیں
بیانِ نبی کے قرینے کے صدقے

جو پھونکا ہے پانی پہ اسمِ محمد
شفا مل گئی مجھ کو پینے کے صدقے

خدا تک رسائی وسیلہ نبی ہیں
یہ رحمت بھی ان کے خزینے کے صدقے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''جو شخص آپ کے قدموں کی دھول ہوتا نہیں''
عمل ہو کیسا بھی اُس کا قبول ہوتا نہیں

حضور آپ کو تسلیم جو بھی دل سے کرے
خدا کے فضل سے وہ بے اصول ہوتا نہیں

جو جان و دل سے نہ عاشق ہو سرورِ دیں کا
کبھی بھی نعت کا اُس پر نزول ہوتا نہیں

بلالِ حبشی یہی درس دے گئے ہم کو
سہیں نہ ظلم تو عشقِ رسول ہوتا نہیں

بہت حسین تھے یوسف مگر یہ سوچو ذرا
ہر ایک حُسن تو حُسنِ رسول ہوتا نہیں

درود جس کا وظیفہ ہو رات دن قائم
جہاں میں شخص وہ ہرگز ملول ہوتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ اقدس پہ مجھ کو بھی بلائیں گے کسی دن وہ
نظر اپنی مری جانب اٹھائیں گے کسی دن وہ

مجھے مرسل سے ملنے کی تڑپ دل میں رلاتی ہے
قمر سے بھی حسیں چہرہ دکھائیں گے کسی دن وہ

وہ سایہ اپنی کملی کا عطا کر کے سرِ محشر
تنی چادر تمازت کی اٹھائیں گے کسی دن وہ

اے پیاسو مصطفیٰ کے گھر کبھی جانا مدینے میں
تو اپنے ہاتھ سے زمزم پلائیں گے کسی دن وہ

کہیں گے انبیا ''نفسی'' تو اُس مشکل گھڑی میں پھر
شفاعت کر کے کملی میں چھپائیں گے کسی دن وہ

سنا ہے ملنے آتے ہیں اجل کے بعد مومن کو
لحد پھر تو ارم جیسی بنائیں گے کسی دن وہ

لحد پر گل نچھاور کر کے جانا گھر میں اپنے سب
غریبوں کی لحد بھی وہ سجائیں گے کسی دن وہ

وہ فرمائیں گے یوں اک دن اٹھاؤ میرے قائم کو
مجھے یہ جاں فزا مژدہ سنائیں گے کسی دن وہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلِ عشاق شہرِ نور سے آیا نہیں کرتے
یہ دیوانے غمِ فرقت سے گھبرایا نہیں کرتے

سحابِ نور چہرے کی نظافت دیکھنے آتے
وہ ہم جیسوں کے سر پر تو کبھی آیا نہیں کرتے

مدینے میں چلو یارو جنھیں غم نے ستایا ہے
سنا ہے غم دیارِ نور میں آیا نہیں کرتے

عمل پیرا نہیں ہوتے کبھی سیرت پہ جو مسلم
سنا ہے دو جہاں میں وہ سکوں پایا نہیں کرتے

محمد کے فقیروں میں کمالِ حُسن یہ دیکھا
غذا وہ غیر کے سونے کی بھی کھایا نہیں کرتے

کمالِ حوصلہ انکے نواسوں کا یہ دیکھا ہے
کہ پیاسے بھی سرِ مقتل وہ گھبرایا نہیں کرتے

سرِ محشر شفاعت ان کی ہونا کیسے ممکن ہے
لبوں پر نام جو سرکار کا لایا نہیں کرتے

نہیں ملتی ہمیں راحت سوا انکے مدینے کے
سکونِ دل مدینے کے سوا پایا نہیں کرتے

لحد سے ڈر نہیں قائم وہاں منکر نہیں ہوتے
فرشتے خادمِ مدحت کو تڑپایا نہیں کرتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا مجھ کو عطا کر دے گا درشن آپ کا ارفع
مری نظریں بھی دیکھیں گی وہ جوبن آپ کا ارفع

جہاں مجرم کھڑے ہوں گے پکڑ کر آپ کا دامن
وہاں پر بھی بچا لے گا وہ دامن آپ کا ارفع

گھرانے سارے نبیوں کے ہوئے ارفع رہے اعلیٰ
مگر سب ہی گھرانوں سے نشیمن آپ کا ارفع

تناول کھانا فرماتے وہ جس مٹی کے برتن میں
ظروفِ سیم و زر سے ہے وہ برتن آپ کا ارفع

نواسے کھیلا کرتے تھے وہ جس گلشن میں آقا کے
وہ کوچہ بھی محلہ بھی وہ آنگن آپ کا ارفع

پکڑ کر آپ نے بازو کیا اعلان حیدر کا
امانت سے ولایت سے ہے بندھن آپ کا ارفع

شبِ معراج رب کے روبرو بیٹھے تو ثابت ہے
ملائک سے خلائق سے ہے تن من آپ کا ارفع

ملائک آسماں سے حاضری کے واسطے آئیں
جہاں بھر کے مزاروں سے ہے مدفن آپ کا ارفع

خدا کا شکر ہے قائم بھی ہے آقا کی امت میں
خدا کا شکر ہے تھاما ہے دامن آپ کا ارفع

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدایا میرے گھر میں بھی مدینے کا قمر اترے
مرے آقا کے آنے کی مرے دل میں خبر اترے

وہ آئے میرے گھر میں تو منور میں بھی ہو جاؤں
مدینے کا قمر اے کاش میرے بام پر اترے

بہت چھایا اندھیرا ہے کبھی اک بار آ جائیں
تو میرے گھر میں بھی خوشبو لیے کوئی سحر اترے

خیالوں میں دھنک رنگوں کی صورت ہو کبھی مولا
کہیں الہام کی صورت میں مدحت کا ہنر اترے

قلم میرا ثنا اُن کی رقم ایسے بھی کر جائے
کہ میرے سونے آنگن میں محبت کا ثمر اترے

جہاں دونوں عنایت ہوں اگر مدحت کی نزہت سے
تو میرے دل کے خانوں میں سخن یہ خوب تر اترے

سخن گلریز لکھ پاؤں تمنا ہے یہی رب سے
تصور میں سدا حسنِ کلامِ معتبر اترے

شبِ اسرا وہ راہیں کہکشاں بنتی گئیں قائم
ہوئیں حیراں نجانے آپ کس منزل کدھر اترے

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

مصطفٰی کے بنا بسر نہ ہوئی
رات گزری مگر سحر نہ ہوئی

یہ صدا دل ،جگر ، نظر میں رہی
''وہ یہیں تھے مگر خبر نہ ہوئی''

میں خیالوں میں ڈھونڈتا ہوں جنہیں
ان کی صورت ہی جلوہ گر نہ ہوئی

دیکھ کر موسیٰ گر پڑے تھے جہاں
چشم نادر اِدھر اُدھر نہ ہوئی

ان کی سیرت پہ جو عمل نہ ہوا
زندگی میری کارگر نہ ہوئی

ان کا در تو کھلا ہوا ہے مگر
مجھ سے مدحت ہی پر اثر نہ ہوئی

در پہ بیٹھا ہوں میں جھکا کے نظر
پھر یہ ہستی بھی دربدر نہ ہوئی

میں بھی قائم بنا غلامِ نبی
چاکری اور عمر بھر نہ ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

''آپ کی یاد آتی رہی رات بھر''
نیند آنکھوں سے جاتی رہی رات بھر

میں نے جیسے ہی چوما کبھی نقشِ پا
اک مہک جی لبھاتی رہی رات بھر

کس طرح سامنا ان سے کر پائے گی
آنکھ آنسو بہاتی رہی رات بھر

آپ کی نعت بنتی رہی سازِ دل
جو زباں گن گناتی رہی رات بھر

مل سکوں خواب میں یا نبی آپ سے
مجھ کو فرقت رلاتی رہی رات بھر

ان کی حب دار قائم سنے گفتگو
آرزو دل میں آتی رہی رات بھر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوشبو جو مل گئی ہے یہ زلفِ دراز سے
وہ لطف ہم نے پایا ہے عشقِ مجاز سے

کھانا بھی کھا رہا ہوں یہ ان کے کرم سے میں
سب کچھ یہ مل رہا ہے مجھے بے نیاز سے

عشقِ نبی نے کر دیا ہم دوشِ آسماں
فرشِ زمیں بھی حیراں ہے میرے فراز سے

کر دیتا خاک مجھ کو جلا کر مرا عمل
رحمت اگر نہ ہوتی یہ مجھ پر حجاز سے

میں ہوں نمازِ عشق میں خضرٰی کے سامنے
رفعت عطا ہوئی ہے مجھے اس نماز سے

دل میں نہیں ہے جس کے مدینے کی آرزو
مدحت وہ لکھ نہ پائے گا قائم گداز سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سو بار گناہوں سے جو دل اپنا بچائے
تب آقا سے ملنے کو مدینے میں وہ جائے

منکر کی صفوں میں جو لیا نام نبی کا
دشمن وہ ہوا دل سے مرا بیٹھے بٹھائے

رہتا ہے مرے دل میں یہ ارمان ہمیشہ
اے کاش مدینے کی کوئی بات سنائے

قسمت کا سکندر ہے مقدر کا دھنی ہے
میلاد کی محفل سے جو گھر بار سجائے

دل گیر نظر ماں بھی تو ہر بار سکوں لے
لوری سے محمد کی جو بچوں کو سلائے

منکر کی لحد میں تو ہے سانپوں کا بسیرا
جو میرے محمد کے مراتب کو گھٹائے

کربل میں ستائے ہیں محمد کے نواسے
بچوں پہ ستم کر کے وہ بوڑھے بھی رلائے

جب کوئی بھی خضریٰ کی زیارت میں مگن ہو
قائم وہ نگاہوں کو بھی اک بار جھکائے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مرے آقا مجھے آتش میں اب گرنے نہیں دیں گے
چھپا لیں گے وہ کملی میں مجھے جلنے نہیں دیں گے

تمنا ہے شہادت کی جو پوری ہو بھی جائے گی
مجھے بے موت رستوں پر کبھی مرنے نہیں دیں گے

گھٹائیں جم کے برسیں گی مری کٹیا پہ رحمت کی
وہ غم خوارِ امم بھی ہیں مجھے سڑنے نہیں دیں گے

لحد کا ڈر اسے ہوگا شفاعت کا جو منکر ہے
میں خادم ہوں محمد کا مجھے ڈرنے نہیں دیں گے

میں احمد کے نواسوں کا جو نوکر فضلِ رب سے ہوں
مجھے سانپوں کے نرغے میں کبھی گھرنے نہیں دیں گے

مقابل ہو مٹانے پر زمانہ بھی اگر سارا
مرے مولا علی ایسا عمل کرنے نہیں دیں گے

میں قائم اُن کا بیٹا ہوں جو سردارِ ارم ہوں گے
وہ جنت سے کہیں پہلے مجھے رکنے نہیں دیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تارِ دل اپنی مدینے سے لگا بیٹھے ہیں
دل کی ہر بات مدینے میں سنا بیٹھے ہیں

پہلے آمد سے سجائی ہے نبی نے سدرہ
بعد میں عرشِ بریں رب کا سجا بیٹھے ہیں

دور خضرٰی سے بھی رہتے ہیں بلا لیں آقا
غم جہاں بھر کے ہمیں روز رلا بیٹھے ہیں

کب بلائیں گے ہمیں در پہ مدینے آقا
آس کا ایک دیا دل میں جلا بیٹھے ہیں

التجا پوری زیارت کی ہماری کر دیں
ہم لبوں پر یہ لئے حرفِ دعا بیٹھے ہیں

جتنے آئے ہیں زمانے میں نبی کے عاشق
شرکِ اکبر کے وہ بت سارے گرا بیٹھے ہیں

وہ شفاعت بھی قیامت میں کریں گے قائم
جن کے دربار میں مطلوبِ شفا بیٹھے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خیالوں میں شاہِ امم دیکھتے ہیں
''خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں''

منائیں جو میلاد ان کا زمیں پر
ستارے بھی اُن کو بہم دیکھتے ہیں

جو ان کا نہیں ہے وہ رب کا نہیں ہے
ارم سے پرے اُس کو ہم دیکھتے ہیں

اطاعت خدا کی ہو یا مصطفٰی کی
خدا کا کرم ہی کرم دیکھتے ہیں

اشارہ ملے ان کی انگلی کا جس دم
قمر ٹکڑے ہوتا بھی ہم دیکھتے ہیں

خدا کی رضا پر وہ رہتے ہیں راضی
تبھی سہتے رنج و الم دیکھتے ہیں

سنا کر زمانے کو ہم نعت قائم
ہر اک سمت باغِ ارم دیکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ اِس جہاں میں نہ اُس جہاں میں
حضور جیسا نہیں زماں میں

گھڑی جو محشر کی آئے یا رب
نبی کی رکھنا مجھے اماں میں

لکھوں میں جیسا بھی جو بھی یا رب
سُرور کر دے مرے بیاں میں

نبی کی فرقت کا جو نشہ ہے
وہ روز پاتا ہوں میں فغاں میں

جھکا ہوں جب سے نبی کے در پر
بہار سی آ گئی خزاں میں

ٹھکانہ رب کا نبی بتائیں
وہ ہو گا دل کے کسی مکاں میں

رقم جو قائم کروں گا مدحت
تو ہوں گے چرچے زمیں زماں میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نگر نگر میں گھوم کر اے زائرو ضیا کرو
جو خاکِ شہرِ نور ہے وہ جسم پر ملا کرو

نبی کی آل بھی تو ہے نبی کے ہی وجود سے
نبی کی ذات سے کبھی اُنہیں نہ تم جدا کرو

نبی کا احترام کر، کہا خدا نے عرش پر
نبی کہیں تو سر جھکا کے غور سے سنا کرو

مرے نبی کے نوکرو! مرے وطن کے مومنو!
میں تنگ دست ہوں مرے لیے بھی تم دعا کرو

رہا کرو مدینۂ رسول میں جھکا کے سر
یہ مصطفٰی کا شہر ہے ادب سے تم چلا کرو

جہاں کے مرشدوں نے ہر مرید سے یہی کہا
حضور ہی کی مدحتیں پڑھا کرو سنا کرو

بشر کریں حضور کی جو آل سے محبتیں
اُنہیں بھی سر جھکا کے تم زمین پر ملا کرو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حسیں ہیں بہت اس زمیں آسماں پر
محمد ہی رہتے ہیں میری زباں پر

زبانِ محمد کا اعجاز دیکھو
سنایا نواسے نے قرآں سناں پر

محمد بناتے جو کھارے کو میٹھا
وہ شیریں ہی رہتا تھا پانی وہاں پر

پکارا ہے جب بھی انہیں میں نے رو کر
وہ خوابوں میں آتے ہیں میری فغاں پر

خدا نے سجائی ہے بزمِ محمد
درودوں کے نغمے ہیں سب کی زباں پر

لپٹ جاتے حسنین دامن سے اُن کے
وہ تشریف لاتے تھے جب آشیاں پر

گلے سے لگاتے نبی فاطمہ کو
خدا شاد ہوتا بہت آسماں پر

ہے تصویرِ احمد زمانے میں قائم
یہاں پر وہاں پر، وہاں پر یہاں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدایا مصطفیٰ سے تو ملا دینا حقیقت میں
غمِ فرقت مرے دل سے مٹا دینا حقیقت میں

جدائی کو میں سہ سہ کر نہ مر جاؤں کبھی مولا
مرے دل کے سبھی دکھڑے گھٹا دینا حقیقت میں

سلیقہ دے کوئی ایسا چلا جاؤں مدینے میں
لگا کر پر مدینے تک اڑا دینا حقیقت میں

معنبر جو ہوائیں تھیں کبھی فیضِ رسالت سے
مجھے اُس دور کی عنبر فضا دینا حقیقت میں

تمنا ہے مری یا رب کبھی جاؤں مدینے میں
کبھی تو سامنے خضرا بھی لا دینا حقیقت میں

خدایا مجھ کو راس آئیں بہاریں اُس زمانے کی
نبی کے ان غلاموں میں بٹھا دینا حقیقت میں

نبی کی پشت پر ابنِ علی جس شان سے بیٹھے
وہی منظر مجھے یا رب دکھا دینا حقیقت میں

ولی ہوتا انہیں تکتا کہاں بس میں ہے یہ قائم
سُلا کر مجھ کو خوابوں سے جگا دینا حقیقت میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معطر معطر پسینہ ہے ان کا
مطہر معنبر مدینہ ہے ان کا

خدا کا کہا بولتے ہیں ہمیشہ
خدا کا یہ قرآں قرینہ ہے ان کا

نہیں ڈوب سکتا مجھے یہ یقیں ہے
میں بیٹھا ہوں جس پر، سفینہ ہے ان کا

منائیں گے میلاد ہم جس مہینے
وہ خوشیوں کا محور، مہینہ ہے ان کا

عقیق اور نیلم بنے اُن کی خاطر
جو انگلی میں ڈالیں نگینہ ہے ان کا

جو ہستی کے احمد ، بتاتے ضوابط
صحابہ کے دل میں دفینہ ہے ان کا

وہ پیارے ہیں قائم شہِ دوسرا کو
نجف کربلا میں خزینہ ہے اُن کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا معراج پر آؤ شہِ ابرار بسم اللہ
بٹھا کر عرش پر سن لوں تری گفتار بسم اللہ

کہا رب نے کہ امت کا سنا دو حال بھی مجھ کو
وہاں امت کی بخشش کا ہوا اظہار بسم اللہ

جہاں حسنین کے نانا نے رکھے تھے قدم اپنے
وہاں پر کہکشاں جیسے ہوئے انوار بسم اللہ

ستایا جس نے طائف میں خدا اُس کو کچل دیتا
مگر دشمن کی خاطر بھی ہوئے غم خوار بسم اللہ

جسے دیدار ہوتا ہے بصارت ہے وہی افضل
نگاہوں میں رہیں میرے وہی سردار بسم اللہ

ضرورت ہے کریں امداد مفلس کی غریبی میں
کہ زندہ اُن کا ہو جائے وہی ایثار بسم اللہ

بتائے تھے جو احمد نے صحابہ کو قیامت کے
زمانے میں ہوئے ظاہر وہی آثار بسم اللہ

معنبر زلف سے پا کر گلابوں نے مہک اُن کی
بتائی ساری دنیا کو تری مہکار بسم اللہ

مرے آقا فضاؤں کو سجاتے اپنی سانسوں سے
مدینے کی فضائیں ہو گئیں گلزار بسم اللہ

زبانِ مصطفیٰ سے مل گئی سب کو شفا قائم
رہا کوئی بھی دنیا میں نہیں بیمار بسم اللہ

لحد میں کاش مجھ سے شاہِ دو عالم یہ فرمائیں
سنا دے نعت مجھ کو اے مرے حبدار بسم اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

''حضور آپ کی سیرت کو جب امام کیا''
تو ہر قدم پہ جہاں نے مجھے سلام کیا

مرے شعور میں لفظوں کے پھول کھلنے لگے
جھکی جبینِ قلم تو بہ صد کلام کیا

جہاں میں ایک بلالی وفا کو دیکھا ہے
وہ خوش نصیب جسے آپ نے غلام کیا

جہاں فضائے کدورت سے حبس ہوتا رہا
وہاں حضور نے الفت کا فیض عام کیا

وہ جب خیالوں میں آئے، کرم کے گل دیئے
تو میں نے اپنی مودت کا پیش جام کیا

مجھے بھی اذنِ زیارت ملی نہیں قائم
مرے خیال نے رو کر وہاں قیام کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود چشم اور گوش پر کبھی صبا سے سن
سلام زلف اور گال پر کبھی خدا سے سن

درود آل پر بلال پڑھ گئے ہیں جس طرح
سلام اس غلام کا ہے آل پر ہوا سے سن

درود مصطفٰی کی ہر پلک کی ہر جھپک پہ ہے
سلام ان کی ریش پر ہوا کا سن فضا سے سن

درود پڑھ کے مصطفٰی سے ہر گھڑی کلام کر
سلام کے جواب کی صدائیں مصطفٰی سے سن

درود سے دعا کی ابتدا و انتہا بھی کر
سلام اکتساب کر کے فیصلہ ادا سے سن

درود کا نصاب لکھ جہانِ دل کی صوت پر
سلام انتساب کر کے رفعتیں خدا سے سن

درود سے زمین کو سجا کے تو دوام دے
سلام کی ہو بزم تو ادب سے سن حیا سے سن

درود پر ہے گام زن ،فلک فلک ،زمیں زمیں
سلام پر لگی ہوئی کرن کا سن ضیا سے سن

درود سے ہے فصلِ گل پہ بارشوں کا سلسلہ
سلام پر لگی ہوئی گھٹا کی ہر ادا سے سن

درود پڑھ ،سلام کر، یہ ہر مرض کی ہے دوا
سلام کے جواب سے ملی ہے جو شفا سے سن

درود سن بہ قائمِ حواس ہر نماز میں
سلام ہر فقیر اور صاحبِ قبا سے سن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہیں پر عُود اور عنبر کہیں پر گُل بچھاتے ہیں
مرے آقا جہاں جائیں ملائک رہ سجاتے ہیں

سنو میلاد کی محفل بپا ہو جس جگہ یارو
وہاں پر جھوم کر ہم نعت خواں نعتیں سناتے ہیں

غریبوں کی کریں امداد ہر میلاد پر مل کر
یہی اُسوہ ہے احمد کا عمل کر کے مناتے ہیں

نبی کامل کی اُمّت میں کسی مفلس کی بیٹی کو
رقم دے کر کسی میلاد پر شادی کراتے ہیں

چلو میلاد پر ڈھونڈیں کوئی بیمار ایسا بھی
دوائی ہو نہ جس کے پاس تو اُس کو دلاتے ہیں

جو میرے مصطفیٰ کے امتی ناراض ہیں باہم
چلو میلاد پر ان کو ابھی راضی کراتے ہیں

اسی میلاد پر ڈھونڈیں جدا ہوتے ہیں جو بیٹے
انہیں ماں باپ سے ممکن اگر ہو تو ملاتے ہیں

ہر اک انسان سوتا ہے جو اب کانٹوں کے بستر پر
چلو پھولوں کے بستر دے کے سب کانٹے ہٹاتے ہیں

ہوا عالم کی رونق سے مجھے محسوس یہ اکثر
مدینے میں مرے آقا و مولا مسکراتے ہیں

نبی کے عاشقو سن لو ذرا قائم کی خواہش بھی
چلو اُن کو ہنساتے ہیں جنہیں سب ہی رلاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک عرصہ ہو گیا بیٹھے ہیں ہم
مصطفیٰ کی دید کو ترسے ہیں ہم

موت کے آنے سے کب ڈرتے ہیں ہم
فرقتوں سے روز ہی مرتے ہیں ہم

کاش اب ان کی زیارت ہو ہمیں
دیدِ آقا کے لئے ترسے ہیں ہم

ہم بھی جاتے آپ کے طیبہ مگر
ہم تہی داماں تہی زر سے ہیں ہم

سبز گنبد کو بسا کر آنکھ میں
اک تصور سے وہاں بستے ہیں ہم

ہم بھی عاشق آپ کے ہیں یا نبی
دور رہ کر روز و شب تڑپے ہیں ہم

دل میں جڑ کر شہرِ خوباں کے نگار
کب زیارت کے بنا رہتے ہیں ہم

جب بھی آفت گھیر لیتی ہے ہمیں
اپنے رب سے پھر بہت ڈرتے ہیں ہم

اک شفاعت کا ملا ہے آسرا
ورنہ قائم کیا سے کیا کرتے ہیں ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اک ذرے میں احمد کا گزر ضو بار باقی ہے
مدینے میں جہاں جاؤں وہاں دیدار باقی ہے

رواں سانسوں کی مالا میں نہاں احمد کا مسکن ہے
دھڑکتے دل کی شوکت میں وہی دلدار باقی ہے

مرے احمدؐ کہیں گے حشر میں امت کی بخشش کا
شفاعت حشر میں کرنے کا اک پِندار باقی ہے

لحد میں غم گسارِ دل فگاراں ہی سہارا دے
ہر اک رشتہ جہاں چھوڑے وہاں غم خوار باقی ہے

مکمل کر نہیں پایا میں بستارِ نبی اب تک
مری ہستی ضروری ہے مری گفتار باقی ہے

لحد میں پوچھنے آئے ملائک مجھ سے مولا کا
زباں بولی کہ خضرٰی میں مرا سردار باقی ہے

زیارت کی تمنا جس کسی نے کی ہوئی پوری
ہر اک بطحا سے ہو آیا فقط حبدار باقی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ سے مل گیا ہے وقارِ جدا
عود و عنبر نے پایا خمارِ جدا

عظمتِ مصطفٰی سب جہاں سے الگ
جو لحد میں بھی ہے غم گسارِ جد

مصطفٰی کے لیے دانت کر کے فدا
''قرنی'' دیکھو ذرا ہے نثارِ جدا

ارضِ رب پر بسی لاکھ گو ہیں مگر
جس نے کلمہ پڑھا سو سمارِ جدا

آپ کی فوج سے گردِ رہ جو اٹھی
ہیبتوں کا نشاں وہ غبارِ جدا

''فارسی'' نے کہا کھود کر ہو دفاع
سب نے مل کر کیا اک حصارِ جدا

قائمِ بے نوا مانگ لے آسرا
اس نبی کا جو ہے دل فگارِ جدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کا اشارہ شجر کو رسائی
ملی دوڑنے کے ہنر کی رسائی

ستاروں کی گردش عیاں سلسلہ ہے
نبی کی زیارت نہاں سلسلہ ہے

وہ شاہیں کا حملہ کبوتر وہاں سے
بچایا نبی نے معنبر زباں سے

ملا اونٹ روتا ہوا جب نبی سے
ستاتا ہے مالک کہا سب نبی سے

کریں میٹھا پانی ضرورت ہے ہم کو
لعابِ دہن سے کیا دور غم کو

کیا اپنی انگلی سے جو اک اشارہ
ہوا چاند ٹکڑے فلک پر ہمارا

نبی کو عدو آ گئے کھوجنے کو
سلیماں نے خندق کہا کھودنے کو

وہ قائم معزز ہے ناعت نبی کا
قدم چومتا ہے جو آلِ علی کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زبان و دل سے مدحت کا جہاں بھر سے بیاں ارفع
جو عشقِ مصطفیٰ میں ہو وہی آہ و فُغاں ارفع

اگر سانسوں کی مالا میں ثنا رب کی پرو دوں میں
ملے گی پھر مجھے مدحت تو ہوں دونوں جہاں ارفع

اگر شانِ نبی پر حرف آ جائے تو مسلم ! سُن
دفاعِ مصطفیٰ میں پھر چلا تیر و کماں ارفع

جسے اعزاز حاصل ہے سلاموں سے درودوں سے
فصاحت سے بیاں کرتی ہے وہ مدحت زباں ارفع

ہر اک ناعت ہوا ممتاز مدحت کے ترانوں سے
جو مدحت سے ہوا خالی ، زمانے میں کہاں ارفع

براقِ مصطفیٰ گزری تھی جن رستوں پہ تیزی سے
بنے وہ کہکشاں تو ہو گئے تھے آسماں ارفع

نبی ، آدم سے لے کر اب تلک جتنے بھے گزرے ہیں
الٰہی مصطفیٰ کو تو نے بخشا ہے زماں ارفع

یہی قائم عقیدہ لکھ سُخن کے حسنِ کامل میں
سخن ور عشقِ احمد کا نِہاں ارفع عیاں ارفع

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جست میں عرش تک فاصلہ ہو گیا
مرحبا مرحبا مصطفیٰ ہو گیا

مدحتیں جب زباں سے رواں ہو گئیں
مہرباں مجھ پہ میرا خدا ہو گیا

جب سلیقہ ہوا ہے عطا نعت کا
بے وضو شاعری سے جدا ہو گیا

ہے گزارش مجھے بھی بلا لیجئے
حاضری کے لیے دل مرا ہو گیا

و، ر، ف، عن، ا پڑھا تو ہوا اِس طرح
میں بھی قرآن کا ہم نوا ہو گیا

عاشقوں میں رقم نام تب سے ہوا
مصطفیٰ سے قلم جب عطا ہو گیا

مصطفیٰ کی نظر کا اثر یہ ہوا
میں خطا چھوڑ کر پارسا ہو گیا

جب سے حبدار نے عشق میں دل دیا
''درد حد سے بڑھا اور دوا ہو گیا''

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہ ہے ارم کا ایک ٹکڑا یا رسول اللہ
سبھی قریوں کا سلطاں ہے یہ قریہ یا رسول اللہ

قدم چومے جہاں خاکِ زمیں نے پاک احمد کے
کہوں اس کو نہ کیوں جنت کا ٹکڑا یا رسول اللہ

مراتب میں برابر کیسے ہو سکتے ہیں یہ دونوں
کہاں غزوہ سا ہوتا ہے یہ سریا یا رسول اللہ

اشارے سے ہوا کیسے قمر دو لخت لمحے میں
وہ انگلی دیکھ پایا تھا کہ جلوہ یا رسول اللہ

جسے چوما تھا بطحا نے، جسے چوما تھا سدرہ نے
مرے سر پر بھی رکھ دینا وہ تلوا یا رسول اللہ

مرے احساس میں شامل مدینے کا بھرم بھی ہو
قلم لکھتا رہے میرا وہ کوچہ یا رسول اللہ

شفا خاکِ مدینہ ہے، شفا اس کے شجر سارے
شفا ہی تو وہ زمزم ہے یا عجوا یا رسول اللہ

اڑاتا ہے جو مدحت میں مجھے الہام کی صورت
مرے من کا وہ پنچھی بھی ہے نکھرا یا رسول اللہ

میں جس جانب نظر ڈالوں مجھے آقا دکھائی دے
دلِ قائم بنے تیرا ہی حجرہ یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں کی ظلمتوں کو نور سے اپنے مٹایا ہے
زمیں کا ظلم و جور اپنی محبت سے گھٹایا ہے

بہت خوش ہو گئے آقا جو دیکھا ولولہ سب کا
جو استقبال میں بچوں نے دف اس دن بجایا ہے

نبی اکرم نے یثرب کو مدینے میں بدل ڈالا
فضاؤں میں مہک پرور جو سانسوں کو ملایا ہے

ہوئے قربان آقا پر جو دیکھا نور کا جلوہ
مدینے میں مرے آقا نے جب چہرہ دکھایا ہے

نبی نے بردباری سے مزاجوں کو بدل ڈالا
کدورت رکھنے والوں کو رہِ الفت دکھایا ہے

امانت کا ،دیانت کا شجر تھا زرد موسم میں
عمل سے اس کو برگ و بار آقا نے بنایا ہے

شکاری جو پرندوں کو جدا کر دیتے بچوں سے
انہیں ماں باپ سے اُن کے محمد نے ملایا ہے

ہمارے مصطفٰی کا معجزہ دیکھو !جہاں والو
خدا کے سامنے آتش پرستوں کو جھکایا ہے

نبی کیسے کوئی بھی جا سکا ہے سامنے رب کے
خدا نے مصطفٰی کو عرش پر جیسے بٹھایا ہے

بلائے گا بھلا کیسےکوئی محبوب کو اپنے
خدا نے آسماں پر جس طرح ان کو بلایا ہے

مدینے سے نبی ہم کو بلا لیں گے کبھی قائم
دعاؤں میں صداؤں میں بھی یاد ان کو کرایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لفظ ہیں نعت کے پہچان میں آ جاتے ہیں
''لفظ خود نعت کے امکان میں آ جاتے ہیں''

جب قلم کو میں اٹھاتا ہوں برائے مدحت
لفظ الہام کے دیوان میں آ جاتے ہیں

جو محمد کی غلامی میں سدا رہتے ہوں
وہ شفاعت کی گھنی شان میں آ جاتے ہیں

جب مرے آقا محمد ہی خیالوں میں رہیں
اُن پہ لکھنے کو یہ من تان میں آ جاتے ہیں

ذکر سن لیتے ہیں جس وقت شہِ عالم کا
مستیٔ چرخ سے وجدان میں آ جاتے ہیں

ہر طرف جلوۂ سرکار نظر آتا ہے
جب بھی ہم حلقۂ قرآن میں آ جاتے ہیں

وہ جو قربان ہوئے سرورِ عالم کے لئے
فرد وہ سایۂ فیضان میں آ جاتے ہیں

عشقِ احمد میں کریں دانت فدا جو قائم
حربۂ سنگ سے عرفان میں آ جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر آتے نہیں حالات اور آثار ، یا اللہ
مدینے میں مرا جانا ہوا دشوار، یا اللہ

دکھا دے مجھ کو مکہ اور مدینہ کے حسیں کوچے
”میں ہوں مجبور اور معذور تو مختار، یا اللہ“

ہوائیں رقص کرتی تھیں فضائیں جھوم جاتی تھیں
وہ جب گھر سے نکلتے تھے مرے سرکار، یا اللہ

قدم فیضِ محمد کا وہ جس ذرے پہ ہو جاتا
اُسی لمحے وہ بن جاتا گل و گلزار، یا اللہ

مجھے اس در پہ جانا ہے، مجھے خضریٰ پہ جانا ہے
اجازت دیں اگر مجھ کو شہِ ابرار، یا اللہ

مدینے کے گلی کوچوں کے ان ذروں کو چوموں گا
قدومِ شاہ سے جو بھی ہوئے سرشار، یا اللہ

درِ مرسل پہ جائے بس یہی قائم کی حسرت ہے
مری گفتار میں بھی یہ رہا اظہار، یا اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی گُل رُو کے شانوں پر علی مولا عیاں دیکھے
کبھی ابنِ علی سجدے کی حالت میں وہاں دیکھے

کبھی فکرِ رسا میری موّدت کی سعادت سے
نبی گل رُو کی بستی میں اجالے کا سماں دیکھے

مقامِ مصطفیٰ سمجھے کوئی فہمِ بشر کیونکر
کہ جب نعلین کے زیرِ نگیں سب آسماں دیکھے

یہ کب آسان مدحت ہے کتابِ رب کی رفعت میں
خدا کی نعت گوئی کو جہاں سارا زماں دیکھے

چلیں روحِ مسلماں کو خدا کے پاس جانے دیں
جہاں پر مرحبا کہتے یہ ساتوں آسماں دیکھے

بڑی حیرت ہوئی خضریٰ کے اندر کے مناظر پر
تصور میں فرشتوں کے جہاں پر کارواں دیکھے

نظر کو جس طرف لوگو اٹھاؤ گے محبت سے
محمد ہی محمد ہیں یہ کہتے عارفاں دیکھے

بہاروں میں جو خوشبو ہے جو نظاروں میں ندرت ہے
نبی کے ہی وسیلے سے یہ ہر جانب سماں دیکھے

محمد کا وسیلہ ہی شفاعت کی ضمانت ہے
عنایت ہو جسے قائم وہ جنت کے نشاں دیکھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیست میں اپنی بہاراں کیجیے
''خوب مدحِ شاہِ خوباں کیجیے''

سب زباں پر لا کے ذکرِ مصطفیٰ
اپنی بخشش کا یوں ساماں کیجیے

مدحتوں میں ہو اجالے کا سماں
چاند تارے لا کے تاباں کیجیے

ہر جگہ میلاد میں ہوں قمقمے
گھر، محلے کو درخشاں کیجیے

گنبدِ خضریٰ ،کہیں پر نقش پا
اپنی گلیوں میں نگاراں کیجئے

آمدِ میلاد پر عاشق سبھی
روبرو سب کے چراغاں کیجئے

چل کے سیرت پر مسلمانو! سدا
خود کو وقفِ میرِ میراں کیجئے

قافلے کب کے مدینے چل دیے
آقا مجھ کو بھی تو ذیشاں کیجئے

چھوڑ کر ذکرِ محمد کا جہاں
اپنی قسمت کو نہ ویراں کیجئے

دیں زیارت کی اجازت بھی حضور
پورے قائم کے بھی ارماں کیجئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمدِ مجتبیٰ سے مطلب ہے
رحمتوں کی گھٹا سے مطلب ہے

غم کے ماروں کا آسرا وہ ہے
بس اسی دلربا سے مطلب ہے

دوسروں کے سمیٹ کر کانٹے
گُل طرازی ادا سے مطلب ہے

ہم نے سیکھا ہے یہ صحابہ سے
ہم کو آلِ عبا سے مطلب ہے

راضی مدحت سے کرنے دو رب کو
مصطفیٰ کے خدا سے مطلب ہے

دوسروں پر قلم نہیں لکھتا
''ہم کو ان کی ثنا سے مطلب ہے''

جو معنبر ہو زلفِ احمد سے
ہم کو ایسی صبا سے مطلب ہے

تیرگی اُس کی روشنی میں ڈھلے
جس کو ان کی ضیا سے مطلب ہے

لفظ اونچی صدا میں کیوں بولیں
ہم کو حکمِ خدا سے مطلب ہے

گونج ہو گی حرا میں چل دیکھیں
مصطفیٰ کی صدا سے مطلب ہے

ڈھونڈنے رب کو جائے طیبہ میں
جس کو رب کی رضا سے مطلب ہے

تب سے بطحا علاجِ غم کے لیے
جب سے قائم شفا سے مطلب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگا رہی ہے صدا یوں صبا مدینے میں
"مرے حضور ہیں جلوہ نما مدینے میں"

پرندہ بن کے تصور میں پر لگا کے اُڑا
وہاں پہ خضریٰ کو چوما ، اڑا مدینے میں

جو دل میں آئے وہ مانگو خدا سے خضریٰ پر
ہمیشہ ہوتی ہے رب کی عطا مدینے میں

چلے ہو مانگنے، مانگو کرم شفاعت کا
قبول ہو گی تمہاری دعا مدینے میں

وہاں اترتی ہے الہام کی سدا رم جھم
تو پھر خدایا کرم کر بُلا مدینے میں

میں مدحتوں میں سحابِ کرم کا طالب ہوں
عطا ہو مجھ کو ثنا کی گھٹا مدینے میں

اگر ستایا ہے ظلمت نے زندگی میں تمہیں
چلو وہاں پہ ملے گی ضیا مدینے میں

وہاں پہ جا کے ملاقات کی تمنا ہے
عجیب تر ہے گدائی ادا مدینے میں

مجھے کہا ہے یہ میرے شعور نے قائم
جلا نصیبوں کا تو بھی دیا مدینے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر سوئے طیبہ نہ جائے گی ہستی
بہت ٹھوکریں میری کھائے گی ہستی

وہاں جا کے چوموں گا روضے کی جالی
کبھی تو مجھے بھی ملائے گی ہستی

مری آرزو ہے سدا نعت لکھنا
مجھے ان کی مدحت سکھائے گی ہستی

میں اس دن مقدر پہ نازاں رہوں گا
مدینے میں جس دن پھرائے گی ہستی

وفادار ہو گا جو ان کا جہاں میں
اسے اوجِ سدرہ دکھائے گی ہستی

کرے عشق ان سے جو دنیا میں رہ کر
اسے ان کی باتیں بتائے گی ہستی

محمد محمد کا جو دم بھرے گا
اسے پیار سب سے کرائے گی ہستی

سدا پیروی جو کرے گا جہاں میں
اسے شرک سے بھی بچائے گی ہستی

خدایا تو قائم کو لے چل مدینے
وگرنہ اسے خوں رلائے گی ہستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر آن ملی سب کو دوا میرے نبی سے
ہر ایک نے پائی ہے شفا میرے نبی سے

اک حشر کے دن ہو گی ملاقات گھڑی بھر
جب ہو گی شفاعت کی عطا میرے نبی سے

خوش رنگ جو بلبل بھی چہکتے ہیں گلوں پر
ان سب کے چہکنے کی ادا میرے نبی سے

وہ شخص مقدر کا دھنی ہوتا ہے پل پل
ملتی ہے سدا جس کو دعا میرے نبی سے

بارش بھی برستی ہے وسیلے سے نبی کے
بادل کے گرجنے کی صدا میرے نبی سے

مہکے ہوئے منظر جو ملے سارے جہاں کو
پاتے ہیں وہ سب حُسنِ ادا میرے نبی سے

روحوں سے کہا ہو گا خدا نے یہ فلک پر
دنیا میں سدا کرنا وفا میرے نبی سے

دنیا بھی ملی اس کو تو عقبیٰ بھی ملے گی
کر لے جو زمانے میں وفا میرے نبی سے

قائم جو مدینے سے یہ آتی ہے صبا بھی
گلرنگ یہ کرتی ہے فضا میرے نبی سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سبز گنبد کی فضاؤں کا سفر مانگتے ہیں
ہم کسی روز مدینے کی سحر مانگتے ہیں

نعت سُنتے ہوئے آنکھوں میں گہر آ جائیں
اپنی مدحت سے دعاؤں میں اثر مانگتے ہیں

ہر طرف مولا کے ہم نقشِ کفِ پا دیکھیں
جس پہ حسنین کا جلوہ ہو وہ در مانگتے ہیں

دوڑ کر اُن کے اشارے پہ شجر آ جاتے
اُن کو شاخوں میں چھپاتے وہ شجر مانگتے ہیں

اپنی قسمت میں بھی سرکار کی بستی لکھ دے
جس میں سرکار کا مسکن تھا وہ در مانگتے ہیں

دنیا داروں سے پزیرائی کا لالچ کب ہے
اپنے آقا سے پزیرائی کا زر مانگتے ہیں

جب ارادہ ہو غزل کا تو رقم ہو مدحت
ایسا دلدار کی مدحت کا ہنر مانگتے ہیں

کب سے میلاد منانے کے لیے دنیا میں
جو بھی آکاش کی مانند ہو گھر مانگتے ہیں

رب سے ناموسِ رسالت کے لیے ہم قائم
جس میں للکار کی جرات ہو جگر مانگتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ گھر وہ کوچہ وہ قریہ مکانِ رحمت ہے
رہا جو آپ کا مسکن جہانِ رحمت ہے

پڑھا جو آپ سے کلمہ نشانِ رحمت ہے
"آپ کا اسوہ جہانِ رحمت ہے"

حضور! آپ کے دل پر خدا کا ہے احساں
حضور! آپ کے لب پر بیانِ رحمت ہے

غدیرِ خم پہ یہ آقا نے ہم سے فرمایا
علی زمانے کا مولا بھی جانِ رحمت ہے

اگر بلال نہ دیتے اذاں نہ ہوتی سحر
بلال نے جو سنائی اذانِ رحمت ہے

کڑکتی دھوپ میں پرچم کھلا ہے محشر میں
چلو وہاں پہ جہاں سائبانِ رحمت ہے

وہ بند مٹھی میں کنکر کو دے کے حکمِ خدا
کلام جس نے کرایا زبانِ رحمت ہے

خدا نے سایہ نہ قائم زمیں پہ پڑنے دیا
قدم نہ آئے کسی کا یہ شانِ رحمت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِ کعبہ نے کر دی عطا روشنی
کیسے کرتے گئے مصطفٰی روشنی

تیرگی سے ہوئی ہے خفا روشنی
ہر قدم پر ہوئی جاں فزا روشنی

میرا وجدان یہ کہہ رہا ہے سنو
مصطفٰی کی ہے ہر اک ادا روشنی

رب سے ملنے گئے جن کا سایہ نہیں
شان ان کی ہے کیا وہ ہیں کیا روشنی

زیبِ تن مصطفٰی نے جو کی ہے ذرا
ان کے اجلے بدن کی عبا روشنی

ہر مسلماں کرے روبروئے عمل
آپ کے شرم کی اور حیا روشنی

آج کے دور میں ویسی ملتی نہیں
جیسے دکھلا گئے پارسا روشنی

سوزنِ عائشہ دفعتاً گر گئی
اک تبسم نے پھر دی ملا روشنی

درجہ درجہ ہوئی آپ کی رہگزر
کہکشاں روشنی پھر سما روشنی

نورِ معراج کو دیکھ کر سب کہیں
مصطفٰی مرحبا مرحبا روشنی

یہ جو مدحت میں ہے سب کی نوری جھلک
مصطفٰی سے ہوئی ہے عطا روشنی

قائمِ بے نوا کے بھی دل نے کہا
حشر کو بس ملے آسرا روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تارِ ربابِ دل میں نبی کی ہیں مِدحتیں
قربان کردوں اِن پہ جہاں بھر کی عظمتیں

خوشبو مرے قریب ہی رہتی ہے روز و شب
میں نے نبی کی نعت سے پائی ہیں رفعتیں

الہام کا ہے ایک تسلسُل شعور پر
اب وجد میں ہیں میری مدینہ کی حسرتیں

مدحِ نبی کے نور سے واقف قلم ہوا
پہلے کہاں تھیں نوکِ قلم کی یہ نکہتیں

یہ کہکشاں ستارے، نبی کی ہیں رہ گزر
ورنہ کہاں حسیں تھیں یہ فطرت کی فطرتیں

جتنے ہیں آسماں پہ ستاروں کے یہ دیے
اتنی عطا ہو مجھ کو بھی مدحت میں کثرتیں

دیدارِ مصطفیٰ کی شرابِ طہور دے
ایسی مری نظر کو عطا کر دے قدرتیں

قائم جو ہوتا خاک درِ شاہِ دین کی
نعلین رکھتے مجھ پہ تو مل جاتیں نزہتیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو جائے دل کا دشت بھی گلزار ،یا نبی
''بن جائے کوئی صورتِ دیدار، یا نبی''

مجھ کو سخن وری کا سلیقہ بھی ہو عطا
کرلوں میں اپنے درد کا اظہار، یا نبی

تارے تمام آپ کے قدموں کی دھول ہیں
مجھ کو بتا رہے ہیں یہ اسرار، یا نبی

دامن پکڑ کے ، توبہ کروں اے شہِ عرب
دل ہو گیا گناہ سے بیزار، یا نبی

کیسے ہیں مومنین جو توحید پڑھ کے بھی
دیتے ہیں دوسروں کو جو آزار، یا نبی

شامل نہیں کسی بھی ستم گر کے ساتھ میں
کرتا ہے مومنیں کو جو لاچار ، یا نبی

مجھ کو نہیں تمنا کسی بادشاہ کی
بس آپ ہی ہیں قلب کے سردار ، یا نبی

یرموک میں صحابہ نے پانی جو دے دیا
اِس دور میں کہاں ہے وہ ایثار، یا نبی

اک آرزو ہے میری رہیں گفتگو میں آپ
رہنا ہے مجھ کو آپ کا حبدار، یا نبی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آقا کی زلفِ نور سے عنبر سحر ملے
مدت سے آرزو ہے کہ اِذنِ سفر ملے

دہلیزِ مصطفیٰ پہ جھکا دوں میں اپنا سر
مجھ کو اگر حضور مدینے میں گھر ملے

پلکوں سے چن سکوں میں درِ مصطفیٰ کی ضو
نعلینِ مصطفیٰ سے لگی خاکِ در ملے

اے کاش میں بھی جاؤں دیارِ رسول میں
مجھ کو بھی ان کے شہر سے کوئی گھر ملے

آقا نے جو لگایا تھا پودا کھجور کا
سائے میں بیٹھنے کو مجھے وہ شجر ملے

دل میں یہی تمنا مچلتی ہے بار بار
ہر سو جو ان کو پائے وہی بس نظر ملے

پتھر نصیب کے ہیں دھنی ان کے شہر میں
بہتر جہاں سے بڑھ کے وہاں کے ثمر ملے

بڑھتی ہی جا رہی ہے مرے دل کی آرزو
مجھ کو بھی مصطفیٰ کی مؤدت کا زر ملے

آلِ نبی سے جن کی وفا میں شعور تھا
مجھ کو انہی ستاروں سے ارفع اثر ملے

سدرہ سے آگے جاتے ہیں نعلینِ مصطفیٰ
جبریل کو جہاں کی نہ قائم خبر ملے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کا شہر، شہرِ نگاراں ہے آپ سے
''لطف و کرم کی بزمِ درخشاں ہے آپ سے''

دورِ خزاں کا آپ ہی سرکار ہیں علاج
صحرائے زندگی میں بہاراں ہے آپ سے

نامِ نبی کو جب سے بنایا ہے آسرا
مشکل ہر ایک راہ کی آساں ہے آپ سے

شاداب آپ کی ہی ولا سے ہے نخلِ جاں
دل کا دیار، رشکِ گلستاں ہے آپ سے

مدحت جو لکھ رہا ہوں تو ہے آپ کا کرم
یعنی مرا قلم بھی فروزاں ہے آپ سے

طائف میں غم ملے ہیں تو سب نے یہی کہا
رحم و کرم زمانے کا نازاں ہے آپ سے

معراج پر گئے ہیں تو شانِ فلک بڑھی
قائم زمین پر ہیں تو ذیشاں ہے آپ سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ثنا ان کی ہر دم زباں پر رہے گی
ارم میں رہے گی یہاں پر رہے گی

بشر بھی کریں گے ملک بھی کریں گے
یہ مدحت زمیں آسماں پر رہے گی

مسلماں جو عاشق ہیں سیرت کے ہر دم
لگام ان کی اپنی زباں پر رہے گی

ملے گا نہ جب تک دیارِ محمد
مرے دل کی دنیا وہاں پر رہے گی

اگر مومنوں کے یہ دل میں نہ اترے
تو الفت مؤدت کہاں پر رہے گی

محمد کے بیٹے سے بیعت نہ مانگو
تلاوت وگرنہ سناں پر رہے گی

بعید از قیامت بھی ان کے کرم سے
سدا حمد و مدحت زباں پر رہے گی

خودی کی حفاظت کرے گا جو بندہ
نظر اس کی سارے جہاں پر رہے گی

حدیں کچھ بنائی ہیں میرے خدا نے
حدوں کی حفاظت جواں پر رہے گی

نظر مصطفیٰ کی یہ حرمت پہ قائم
عدو کے یہ تیر و کماں پر رہے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ شہر کے مالک مجھے خاکِ مدینہ دے
لگا لوں خاک پلکوں سے مجھے ایسا قرینہ دے

بچھا کر اپنے ہاتھوں پر میں پلکوں سے اسے چوموں
حرا کے غار میں موجود پوشیدہ دفینہ دے

جہاں خوش رو کے قدموں کا ابھی تک لمس ہے باقی
وہاں کے سنگ جوہر ہیں مجھے ان سے نگینہ دے

مجھے لفظوں کی رم جھم سے منور دل عطا کر دے
ہو جس میں مصطفیٰ کا نور شامل وہ خزینہ دے

فرشتوں کو سنانی ہے یہ مدحت اپنے احمد کی
رسائی آسماں تک ہو مجھے نوری تو زینہ دے

اِدھر سے دیکھ لے خضریٰ ، اُدھر سے آسماں جائے
مجھے مدحت نگاری سے تو ایسی چشمِ بینا دے

مجھے الماس کی دھرتی پہ اک یاقوت کی تسبیح
سے آقا آقا پڑھنے کے لیے پورا مہینہ دے

مدینے کی طلب کرتے تھکن سے چُور رہتا ہوں
سکوں دے اپنے روضے سے مجھے ہر پل سکینہ دے

سمندر ہے کدورت کا ، کہیں فرقہ پرستی کا
مجھے آلِ عبا والا سہارا دے ، سفینہ دے

یہی منزل مسلماں کی ، یہی قائم کی حسرت ہے
نہیں ہیں مصطفیٰ جس میں وہ ہستی تو کبھی نا دے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل سے تڑپ کے نکلیں صدائیں مرے نبی
فرقت کی چل رہی ہیں ہوائیں مرے نبی

پیغام دے کے اذنِ ملاقاتِ دل نشیں
میری طرف "پرندہ" اڑائیں مرے نبی

اپنے لبوں سے چوموں گا دہلیزِ مصطفیٰ
اک بار اپنے در پہ بلائیں مرے نبی

جاری ہو مجھ پہ خوابِ زیارت کا سلسلہ
فرقت نصیب دیکھے عطائیں مرے نبی

کوثر کے جام پی لوں عنایت ہوں آپ سے
تشنہ لبوں پہ برسیں گھٹائیں مرے نبی

نعلین پر دھروں گا میں فرطِ قلق میں سر
شفقت سے میرے سر کو اٹھائیں مرے نبی

اے کاش مڑ کے آؤں مدینہ دیار سے
یادیں مجھے بھی آ کے ، رلائیں مرے نبی

قائم کو سبز کرنیں ہوں خضرٰی سے اب عطا
قسمت کو ایسا دن بھی دکھائیں مرے نبی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل کشا، دل ربا دل کشی ہو گئی
"آپ آئے تو پھر روشنی ہو گئی"

نقشِ پا جس جگہ خاک پر پڑ گئے
اس جگہ سے مری دوستی ہو گئی

دہر میں جس کسی نے انہیں پا لیا
معتبر اس کی پھر زندگی ہو گئی

مصطفیٰ کی نظر جس بشر پر پڑی
اُس کی طیبہ میں پھر حاضری ہو گئی

پھر کسی اور جانب گئی کب نظر
مصطفیٰ کی جسے آگہی ہو گئی

دین کامل ہوا آپ کے نور سے
جو رسالت ملی آخری ہو گئی

چرخِ درویش یوں روشنی دے گیا
ہر گلی میں علی حق علی ہو گئی

عاشقی کی نظر سے نبی مل گئے
زندگی چاشنی چاشنی ہو گئی

انگلیوں سے بہا فیضِ آبِ رواں
دور اصحاب کی تشنگی ہو گئی

دل دھڑکنے لگا نعت ہونے لگی
مجھ پہ ان کی نظر مدح بھری ہو گئی

قائمِ بے نوا، بے نوا ہے کہاں
جب زباں سے بیاں ذاکری ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الہامِ نعت ہوتا ہے چاہت کے نور سے
میرا قلم رواں ہے محبت کے نور سے

خاکِ مدینہ تاروں سے بڑھ کر حسیں ہوئی
سرکار کے نواسوں کی شوکت کے نور سے

آنے لگا ہے خضریٰ خیالوں میں دم بدم
الہام عنبریں ہے بلاغت کے نور سے

سرسبز ہو گیا ہوں اگرچہ خزاں تھا میں
خضریٰ کی دل نشین رفاقت کے نور سے

خوشبو کا ہے بسیرا مدینے کی خاک میں
مہکی ہوئی ہے مولا کی نکہت کے نور سے

توقیر بٹ رہی ہے جو سارے جہان میں
سب مل رہی ہے آقا کی عزت کے نور سے

بڑھتا ہی جا رہا ہے گلستاں میں نورِ گل
احمد کی بے مثال وجاہت کے نور سے

مدحت بیان کرنی ہو قائم تو یاد رکھ
الفاظ لا قران کی رفعت کے نور سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ثنا کی مجھ کو ملے روشنی کبھی نہ کبھی
رواں دواں ہو مری آگہی کبھی نہ کبھی

طوافِ خضرٰی جو میری نظر کرے عاجز
بھلی لگے گی اُنہیں عاجزی کبھی نہ کبھی

اگر نہیں ہے محبت رسولِ اکرم کی
''ضرور دے گی دغا زندگی کبھی نہ کبھی''

مجھے عطا ہو خدارا ضیا کا ہر لمعہ
یہ دور ہوگی مری تیرگی کبھی نہ کبھی

زمین طیبہ کی چوموں قدم قدم پہ مگر
دکھائے مجھ کو مری عاشقی کبھی نہ کبھی

لکھوں گا شاہِ مدینہ کا میں درود و سلام
مرے سخن کو ملے تازگی کبھی نہ کبھی

کبھی تو نقشِ کفِ پا کو چوم لوں قائم
زباں پہ رقص کرے چاشنی کبھی نہ کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابتدا انتہا سروری پر کشش
مصطفیٰ دلربا عبقری پر کشش

آپ کی نعت نے تازگی بخش دی
''پہلے تو یوں نہ تھی زندگی پر کشش''

اک نظر مجھ خطا کار پر بھی کریں
آپ کے در پہ ہو حاضری پر کشش

میرے جذبات میں ہو چمک مادری
لکھنے جیسی ہو شاعری پر کشش

ہو گیا بادشہ مل گئی ہے جسے
گنبدِ سبز پر نوکری پرکشش

میں نے بھی خواب میں دیکھ لی دلکشا
آپ کے نور کی اختری پرکشش

آپ کے در پہ ہر اک ملک کہہ گیا
آپ کی غرباء پروری پرکشش

خاک چومی ہے جس نے درِ پاک پر
سوچ اُس کی ہوئی انوری پرکشش

قائمِ بے نوا نے بھی سر خم کیا
تو ملی آپ سے افسری پرکشش

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سخن با آبرو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے
تخیل سرخرو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

کہیں نُدرت کی خوشبو سے کہیں اُن کے پسینے سے
سُخن جب مُشکبو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

خیالوں میں نہ بسنے دیں اگر دنیا کی رونق کو
نبی کی جستجو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

حرا کے غار کی حسرت بھلے ہو خاکِ بطحا کی
سلامِ آرزو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

محبت سے یہ دل بولے یا لکھنا ہی عمل ٹھہرے
نبی کی گفتگو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

مدینے کی زمیں چوموں یا خوابوں میں تسلسل سے
زیارت آرزو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

اُنہی کا نور دل دیکھے جدھر سوچے اُدھر پائے
رسائی چارسو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

سخن شائق قلم کی نوک لکھ دے جب فقط آقا
وہ خوشبوکُو بہ کُو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

سلامِ دل نظر اپنی جھکا کر بھیجتا ہوں تو
مدینہ روبرو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

فراقِ چشم کی دولت شبِ غم کے قرینے سے
جب اشکوں کا سبُو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

نظر ڈالوں میں جب خضریٰ کے اندر نور پر قائم
شکستہ دل رفو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

عندلیبِ خیال آپ سے ہے
ہر سخن لازوال آپ سے ہے

نورِ مدحت سے دل منور ہے
اخترِ دل کا حال آپ سے ہے

جس قلم سے ثنا کے پھول جھڑیں
وہ قلم بے مثال آپ سے ہے

رنگ و بو میں جو حسن ہے ظاہر
دل کشا ہر جمال آپ سے ہے

زمزمے جو فضاؤں میں ہیں گھلے
ان میں سارا کمال آپ سے ہے

جو حوالہ ہے حسنِ عالم کا
اس کی ساری مثال آپ سے ہے

کیسے ملتے ہیں آپ عاشق سے
آقا میرا سوال آپ سے ہے

جو اذاں دے تو پھر سحر کر دے
شانِ حضرت بلال آپ سے ہے

جس پہ رہتا ہے نور مدحت کا
وہ قلم خوش خصال آپ سے ہے

اذن، قائم جو ہو تو کاغذ پر
میرا حسنِ مقال آپ سے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ذکرِ بطحا نہیں سناتے ہو
کیوں مرا صبر آزماتے ہو

میں چراغِ سحر ہوں خضرٰی کا
''مجھ کو جلنے دو کیوں بُجھاتے ہو''

اذنِ آقا ملا ہے بطحا کا
کیوں مجھے تنہا چھوڑ جاتے ہو

روتا رہتا ہوں میں نہ جانے کیوں
جب بھی خضرٰی سے مڑ کے آتے ہو

خاکِ بطحا لگی جو قدموں سے
چومتا ہوں مجھے! دکھاتے ہو!

تم کو میلاد پر سلامی دوں
اپنی گلیوں کو جو سجاتے ہو

لوریوں کی اسے نہیں حاجت
پڑھ کے مدحت جسے سلاتے ہو

سانس دھیمے سے کھینچیئے قائمؔ
جب درِ مصطفیٰ پہ جاتے ہو

سرکارؐ کی آنکھیں (مازاغ البصر)

دیکھتی رہ گئیں سماں آنکھیں
کیسے سرکار کی جواں آنکھیں

جیسے سرکار کو خدا نے دیں
ایسی دنیا میں ہیں کہاں آنکھیں

موسیٰؑ جس کو نہ دیکھ پائے تھے
دیکھ آئیں وہ لامکاں آنکھیں

چارسو دیکھتے مرے آقا
ایسی روشن ہیں کب یہاں آنکھیں

ایسی کامل نظر ہے مولا کی
دل کا دیکھیں وہ سب جہاں آنکھیں

میرے احمد کی مجھ کو آئیں نظر
جس طرف دیکھ لوں وہاں آنکھیں

ہر بشر کی زمین آنکھیں ہیں
میرے آقا کی آسماں آنکھیں

دل میں رکھ کر بشر جو آتا تھا
جان لیتی تھیں سب نہاں آنکھیں

دو کماں فاصلے پہ رب جن کے
کیسے کر سکتا ہوں عیاں آنکھیں

آپ کی دید کے لیے قائم
میری ہر دم کریں فغاں آنکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہانِ رنگ و بو کی نکہتوں میں مصطفیٰ ڈھونڈوں
جو ان کو چُھو کے آتی ہو وہی ہر پل صبا ڈھونڈوں

میں رسیا خاکِ بطحا کا میں عاشق نورِ خضریٰ کا
جہاں ان کے قدم آئے وہ ذرے با خدا ڈھونڈوں

جہاں نعلین رکھتے تھے مرے آقا مرے سرور
وہاں پر آنکھ مس کرنے کی رفعت دل رُبا ڈھونڈوں

کبھی حسانؓ سی ندرت ،کبھی جامی سے آنسو ہوں
کبھی الہام میں ندرت کبھی فکرِ رسا ڈھونڈوں

اذاں میں روز سنتے ہی شہادت آپ کی آقا
بشر جس کی جھکیں آنکھیں وہ خوش رو با وفا ڈھونڈوں

جہاں اوصاف جھکتے ہیں جہاں رفعت بھی خادم ہے
میں اُس مولا کے نقشِ پا کی دل آرا ضیا ڈھونڈوں

تبسم دل کشا تھا اور مدھم تھی صدا اُن کی
میں ہر مسلم کی سیرت میں یہ اوصاف و ادا ڈھونڈوں

اگر یاقوت و مروا رید کے الفاظ ہوں قائم
تو مدحت میں لگانے کے لیے گوہر جدا ڈھونڈوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب خیالوں میں بلاغت کا صحیفہ اترا
میرے آنگن میں یہ مدحت کا صحیفہ اترا

جب مؤذن کی صداؤں نے بلایا مجھ کو
میرے دل پر بھی ندامت کا صحیفہ اترا

جب مخارج سے تلاوت ہوئی مسجد میں تو پھر
میرے مولا کی صباحت کا صحیفہ اترا

جب سے سیرت پہ عمل کر کے پڑھا ہے قرآں
نقطے نقطے سے کرامت کا صحیفہ اترا

سانس میں جلوۂ آقا کو بسایا جس نے
اُس پہ آقا سے قرابت کا صحیفہ اترا

جب مرے مولا کے بچوں پہ قیامت ٹوٹی
اُس کو سہنے کی لیاقت کا صحیفہ اترا

جنگ میں ایک شہادت نے رلایا سب کو
جب سے حمزہ کی عنایت کا صحیفہ اترا

اس کو کہتا ہوں مقدر کا سکندر جس پر
شاہِ والا کی اطاعت کا صحیفہ اترا

فاطمہ کی ہی دعاوں سے علی کے گھر میں
غازی عباس شجاعت کا صحیفہ اترا

جب سجائی ہے درودوں سے زباں یہ قائم
من کے آنگن میں نظافت کا صحیفہ اترا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود ان کے حسیں ہاتھوں پہ رب کا آسماں بولے
سلام ان کے لب و رخسار پر سارا جہاں بولے

درود ان کے مدینہ پر فلک کا ہر مکیں بھیجے
سلام ان کے مدینہ پر مکان و لا مکاں بولے

درود ان پر نمازی روبرو کعبہ کے جب پڑھ لیں
سلام ان پر خدائے لم یزل کا آشیاں بولے

درود ان پر کہیں حسنین شانوں کی سواری پر
سلام ان کو علی دیکھیں تو ان کا دل زباں بولے

درود ان کی حسیں زلفوں کو میرے لفظ کہتے ہیں
سلام ان کی مبارک ریش پر حرف و بیاں بولے

درود ان راستوں پر جن سے گزرے تھے کبھی آقا
سلام ان راستوں کی حرمتوں کا ہر نشاں بولے

درود ان کی امامت پر پڑھے دنیا کا ہر قاری
سلام ان کی شہادت پر مؤذن کی اذاں بولے

درود ان کی جدائی میں جو عاشق پڑھ کے روتے ہیں
سلام اشکوں کی مالا پر جہاں بھر کی فغاں بولے

درود ان کی مہک افروز سانسوں پر بھی ہو قائم
سلام ان کی اداؤں پر حرا کا نغمہ خواں بولے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلو مدحت سنا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں
فرشتوں کو دکھا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

سبھی کافر جہاں والے یا منکر ہوں یہاں والے
اُنہیں مل کر بتا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

زمیں والو، فلک والو ،چمن والو ، عدن والو
چلو ہر گھر سجا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

جو نقشِ پا کی تصویروں سے پرچم بھی منقش ہوں
''اٹک'' بھر میں لگا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

سبیلیں بھی لگا دینا، نیازیں بانٹتے رہنا
یہ بچوں کو سکھا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

غریبوں کو رقم دینا اسیروں کی مدد کرنا
یتیموں کو کھلا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

کہیں پر گل بچھا کر ہم کہیں جھنڈے لگا کر ہم
گلی مسجد سجا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

کسی مومن کی رُت بدلیں کوئی سُکھ دے کے دُکھ بدلیں
غمِ مفلس مٹا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

کہیں ہوں عکس خضرٰی کے کہیں نعلین کے فوٹو
جلوسوں میں لگا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

کہیں تقسیم کھانا ہو کہیں گولی مریضوں میں
رقم کے بن دلا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

کسی مفلس کی بیٹی کے کریں دو ہاتھ پیلے بھی
چلو ایسا کرا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

کہیں مقروض کو دے کر رقم وافر کہ وہ قائم
گرا ہو تو اٹھا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزر ہونے لگا ہے روشنی کا
کوئی ڈر ہی نہیں تیرہ شبی کا

محمد کے سفینے میں بٹھا دو
بھروسہ اب کہاں ہے زندگی کا

بشر کو دی محمد کی جو صورت
مقدر دیکھیے اس آدمی کا

مدینہ چومنے جانا تُو اے دل
نشہ ہو گا وہاں پر تازگی کا

پلائیں گے ہمیں وہ آبِ کوثر
کوئی حل تو ہوا اس تشنگی کا

خدایا کب مدینے کا سفر ہو؟
ہمیں موقع ملے کب دل لگی کا

سمیٹیں گے جزا کے دن وہ دکھ میں
شبہ ہم کو نہیں آشفتگی کا

بشر ہو غمزدہ کوئی نہ قائم
انہیں خضرٰی میں دکھ ہے ہر کسی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں سے بیاں کچھ ثنا تو ہوئی ہے
سنو! مصطفیٰ سے وفا تو ہوئی ہے

دفاعِ محمد میں گھر گھر سے موسیٰ
جواں فکرِ مسلم عصا تو ہوئی ہے

نگارِ سخن میں قلم مصطفائی
دھنک سوچ صبح و مسا تو ہوئی ہے

جہاں زلفِ احمد ہوا میں کھلی ہے
وہاں عود و عنبر صبا تو ہوئی ہے

میں نکلا ہوں راہِ محمد میں لوگو
مرے سر پہ دیکھو گھٹا تو ہوئی ہے

ترانہ درودِ نبی ہے زباں پر
مری فکرِ مدحت رسا تو ہوئی ہے

قلم سے جو نکلے ہیں مدحت کے موتی
فنا کے سفر میں بقا تو ہوئی ہے

اسی دور میں پھر گھروں سے نکل کر
وفا مصطفٰی سے ادا تو ہوئی ہے

نہ گستاخ زندہ رہے کوئی اُن کا
مری نرم خُو کچھ بلا تو ہوئی ہے

سُجودِ حرا سے میں ہوں سبز قائم
خطا کار ہوں پر دعا تو ہوئی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو قافلہ بھی مدینے کی سمت جائے گا
دھنک سا رنگ وہ قلب و نظر میں پائے گا

اگر حضور کی آمد مرے وطن میں بھی ہو
تو اِس چمن کا ہر اک بچہ دف بجائے گا

اگر ہوئی نہ زیارت جو خواب میں آقا
تو زندگی کا ہر اک پل مجھے رُلائے گا

اٹھا لُوں خاکِ مدینہ اگر اجازت ہو
میں چوم لوں گا تو یہ دل سکون پائے گا

حرا کے غار کا پتھر بنوں میں کچھ لمحے
تو مجھ پہ قدسی سلاموں کے ساتھ آئے گا

گیا جو شخص مدینے، حضور سے ملنے
وہ قدسیوں کو جھکائے جبین پائے گا

ہوئی نصیبوں سے اُن کو غلامیٔ احمد
عمل سے کون مقدر بلالی پائے گا

اُسے ملے گی یہ میلاد کی خوشی قائم
گلی گلی کے جو دیوار و در سجائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کے ٹھکانے سرِ آسماں ہیں
زمیں پر بھی ان کے نشاں ہی نشاں ہیں

یہ فرمانِ ذیشاں حدیثوں میں دیکھا
''وہ تخلیقِ اول وہ روحِ جہاں ہیں''

وضاحت زمانے کی میں کر دوں یارو
زمانے انہی کے انہی سے زماں ہیں

انہی کا ہے نور اس جہاں میں ہویدا
انہی کے لیے روشنی کے سماں ہیں

وہی میرے مولا وہی میرے آقا
وہی میری سانسوں میں ہر پل رواں ہیں

انہی کے تصور سے ایسے ہوں روشن
دریچوں میں لگتا ہے آقا یہاں ہیں

مجھے نعت لکھتے ہوئے یہ لگا ہے
کہ مولا کے تلووں پہ بوسے رواں ہیں

کہا آپ نے بیٹیاں ہیں یہ رحمت
مرے گھر میں رحمت کے دو آسماں ہیں

نبی آخری ہیں محمد ہی قائم
اسی بس عقیدے پہ من گل فشاں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اِرم کے در کی سجاوٹ ہوا ہے آپ کا نام
اسی لیے تو جہاں سے جدا ہے آپ کا نام

فنا نہیں ہے قسم سے خدا کے بعد جسے
شفا ہے اور ضیائے بقا ہے آپ کا نام

کیا ہے جب سے تصور میں روبرو خضرٰی
تو تن بدن کو ضیا دے گیا ہے آپ کا نام

یہ رحمتوں کا خزانہ یہ نسخہ سے ورا
جو ذہن و دل کے لیے بھی شفا ہے آپ کا نام

عظیم تر ہے خدا کی خدائی سے ایسے
جو ہر نہاں میں عیاں ہے، جدا ہے آپ کا نام

فلک سے نوری وہاں پر اترتے ہیں پل پل
زمیں پہ جس نے جہاں بھی لیا ہے آپ کا نام

مجھے بتایا ہے مرشد نے آج ہی قائم
کہ ہر دعا میں یہ رازِ عطا ہے آپ کا نام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے خود بتایا ہے مرے آقا نبی خاتم
یہ قرآں میں سکھایا ہے مرے آقا نبی خاتم

زمین و آسماں ساتوں یہی کہتے سنے ہم نے
یہ سہرہ سب نے گایا ہے مرے آقا نبی خاتم

نبی نے کہہ دیا ہے آخری وہ ہیں تو ہے واجب
تبھی نعرہ لگایا ہے مرے آقا نبی خاتم

گلِ لالہ کی رنگت میں گلابوں کی یہ خوشبو میں
یہی نعرہ سمایا ہے مرے آقا نبی خاتم

کہا رب سے شفاعت کس نے کرنی ہے قیامت میں
تو جن کا نام آیا ہے مرے آقا نبی خاتم

یہ پوچھا کہکشاں سے میں نے گزرا کون ہے تم پر
تو اُس نے بھی سنایا ہے مرے آقا نبی خاتم

خدا نے مصطفٰی کو دے کے تاجِ ختمیٔ رُتبہ
یہ پردہ خود اٹھایا ہے مرے آقا نبیِ خاتم

کسے اعزاز حاصل ہے خدا نے جس کو دعوت پر
فلک پر بھی بلایا ہے مرے آقا نبی خاتم

کسی کا نام آتا ہی نہیں قائم مرے لب پر
انہی کا ذکر آیا ہے مرے آقا نبی خاتم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف و کرم خدا نے کیا ہے نزول کا
طیبہ سے مل گیا ہے یہ خامہ رسول کا

معراج پر گیا ہے نہ اب تک کوئی بشر
عرشِ خدا پہ پہنچا ہے بابا بتول کا

میرے نبی کا بیٹا بھی کتنا عظیم ہے
ہر ایک معترف ہے حسن با اصول کا

قرآن کا اٹھانا پہاڑوں کا بس نہیں
نازل ہوا جہاں وہ ہے سینہ رسول کا

جبریل دیکھتا تھا ہزاروں برس جسے
تارا وہ عرش پر تھا جمالِ رسول کا

اک نور کا جہاں، جو اترتا رسول پر
کیسے بیاں کروں وہ کرشمہ نزول کا

حُب دار لکھتے لکھتے سخنور جو بن گیا
مدحت نہ لکھ سکا تو ہے شاعر فضول کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن میں دیکھا تو انداز نرالا ہے
''والشّمس کے چہرے پر واللیل کا سایہ ہے''

گلریز جو گردن میں انوار کی مالا ہے
اِس کے ہی وسیلے سے تن من میں اجالا ہے

مسرور مرا دل ہے اسمِ شہِ والا سے
الہام کی رم جھم میں جب اُن کا حوالہ ہے

خوشبو کا بسیرا ہے گھر میں مرے ہر لمحہ
مدحت کے گلستاں کا یہ شوق جو پالا ہے

الفاظ اگلتا ہے اُس نور کے پیکر پر
جب سے یہ قلم میں نے اک نور میں ڈالا ہے

بس لکھتا رہوں اُن پر، بس پڑھتا رہوں اُن کو
مدحت کے علاوہ بس ان ہونٹوں پہ تالا ہے

تصویر لگائی ہے نعلین کی پرچم پر
لہرا کے اسے چھت پر گھر اپنا اجالا ہے

قائم کو مدینے کی ہو اذنِ زیارت اب
مخمور نگاہوں میں یہ ذوق ہی بالا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن پہ لکھنا شِعار ہے میرا
دل یہ مدحت نگار ہے میرا

جب سے الفت عطا ہوئی ان کی
عاشقوں میں شمار ہے میرا

روتا رہتا ہوں انکی فرقت میں
ان کے غم میں قرار ہے میرا

نارِ دوزخ جلائے گی کیسے
حامی حیدر کرار ہے میرا

اُن کی مدحت کا دل میں نغمہ ہے
دل یہ حُسنِ بہار ہے میرا

عشقِ حیدر میں سولی پہ لٹکا
دل یہ میثمؓ طمار ہے میرا

جب سے قائم نظر ہے احمد کی
روح میں بھی خمار ہے میرا

مناقب

علیہ السّلام

ایماں کی حرارت ہے الفت ابو طالب کی
''قرآن سے ظاہر ہے عظمت ابو طالب کی''

احمد کو کھلایا ہے سینے سے لگایا ہے
دنیا بھلا کیا جانے شوکت ابو طالب کی

اک سمت رسالت ہے، اک سمت ولایت ہے
تقسیم خدا نے کی نکہت ابو طالب کی

یہ چاند حسیں جیسے روشن ہے ستاروں میں
ایسے ہی زمیں پر ہے طلعت ابو طالب کی

سرکار کی الفت میں کرتے تھے رقم مدحت
آقا نے سنی ہو گی مدحت ابو طالب کی

جو عقد کیا جاری سرکار نے احمد کا
اُس عقد سے زندہ ہے عظمت ابو طالب کی

احسان کیے اس نے اسلام کی عظمت پر
پھر کیسے کوئی بھولے خدمت ابوطالب کی

خالق، ابوطالب کے ہاتھوں کو کہے اپنے
قرآں میں یہ دیکھی ہے حرمت ابو طالب کا

حیدار زمانے کا انکار نہیں لیکن
ہر ایک سے بڑھ کر ہے رفعت ابو طالب کی

منقبت مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام

سخنوری میں زیر اور زبر کہے علیؑ علیؑ
جو لفظ بن گیا گہر، گہر کہے علیؑ علیؑ

زمین سے نظر ہٹی، گئی فلک سے پار جب
جہاں گئی جدھر گئی نظر کہے علیؑ علیؑ

علی مری تو سانس میں اتر گئے کچھ اس طرح
یہ تن کہے، یہ من کہے، جگر کہے علیؑ علیؑ

ضیائے شمس میں گیا، نگاہِ شمس نے کہا
چلو گے جس طرف بھی رہگزر کہے علیؑ علیؑ

ثمر سے پوچھنے گیا ، بتاؤ مولا کون ہے
ثمر کی بات سن کے پھر شجر کہے علیؑ علیؑ

میں شب سے پوچھتا رہا، کہ ہے تری امید کیا
تو شب کے ساتھ جھوم کر سحر کہے علیؑ علیؑ

سفر جو وحدتوں کا ہے، وہ کثرتوں میں ڈھل گیا
نگر نگر میں گھوم کر سفر کہے علیؑ علیؑ

کرن کرن جو چاندنی سے پھوٹتا ہے فضل بھی
وہ بحر و بر میں جا کے بے خطر کہے علیؑ علیؑ

میں قائم الصلواۃ ہوں، میں بندگی کی ذات ہوں
سجود کا ،قیام کا ہنر کہے علیؑ علیؑ

منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ علیہ السلام

تبھی دل میں سرایت ہے ،علی ہمدم علی ہستم
فصاحت ہے بلاغت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

قیامت سے نہیں ڈرتا مجھے نسبت علی سے ہے
علی امیدِ راحت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

اسے ملتی ہے جنت بھی، اسے عرفان ملتا ہے
جسے ان کی حمایت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

علی کا نام لے لینا ،علی کا جام پی لینا
ملنگوں کی اطاعت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

علی کو سانس میں پا کر، اتارا دل کی بستی میں
یہی میری عبادت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

مودت آل سے رکھ کر انہی کے غم میں رو لینا
مجھے شوقِ رفاقت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

جہاں اس غمْ گسارِ دل فگاراں سے اماں پائے
جو سردارِ ولایت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

نگاہِ بے نگاہاں ہے، پناہِ بے پناہاں ہے
اسی کی دل میں الفت ہے ،علی ہمدم علی ہستم

قرارِ بے قراراں ہے، علی دلبر علی رہبر
علی کامل عبادت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

جسے مولا کی چاہت ہے اسی کے دل میں ندرت ہے
اسی کے دل میں راحت ہے ،علی ہمدم علی ہستم

مجھے خیرات میں قائم، سخنور ہاتھ بخشے ہیں
یہ، کیا حسنِ عنایت ہے ، علی ہمدم علی ہستم

منقبت حضرت علی شہنشاہ علیہ السلام

علیؑ تحریرِ نوری ہے علی مذکورِ مولیٰ ہے
علی نازِ ولایت ہے علی دستورِ مولیٰ ہے

خدا کے واسطے سویا نبی اکرم کے بستر پر
اجل کا خوف نہ آیا علی تیمورِ مولیٰ ہے

دکھایا مصطفیٰ نے جو غدیرِ خم پہ شوکت سے
علی مہ رو دو عالم کا علی مہ نورِ مولیٰ ہے

علی قرآن کی زینت علی ہے جانِ رحمت بھی
سدا قرآں کے حرفوں میں علی مسطورِ مولیٰ ہے

جہاں خطرہ ہوا اسلام کی انگوری ڈالی کو
وہاں پر جان دینے کو علی ناطورِ مولیٰ ہے

جہاں مشکل کوئی کہہ دے کہ لاحق اُس کو مشکل ہے
وہاں مشکل کشائی کے لئے ما مورِ مولیٰ ہے

لسان اللہ، ہے وجہہ اللہ، وہ عین اللہ حدیثوں میں
تو میں کہہ دوں حقیقت میں علی موفورِ مولیٰ ہے

علی نے خود بتایا ہے یہی ''نہج البلاغہ'' میں
صحیفوں میں رقم ہے تو علی مشکورِ مولیٰ ہے

حدیثِ مصطفیٰ سے یہ ہوا مجھ پر عیاں قائم
کہ اک تارے کے مسکن سے علی مکسورِ مولیٰ ہے

سلام بحضور امام عالی مقام علیہ السلام

ہر دکھ یزیدیوں سے اٹھایا حسین نے
پھر یوں ہوا کہ سر کو کٹایا حسین نے

جو دین کو لگایا تھا فاسق یزید نے
اسلام کا وہ گھاؤ مٹایا حسین نے

مذہب، ستم گروں سے بچانے کے واسطے
ہر درد و غم گلے سے لگایا حسین نے

عمرہ میں حج کو بدلا تو خضریٰ کو دیکھ کر
اشکوں کا اک خزانہ لٹایا حسین نے

سہہ کر ستمگروں کا ہر اک وار جان پر
ان کو نہ بد دعا سے ڈرایا حسین نے

نیزے پہ سر چڑھایا تھا خولی لعین نے
قرآن پھر بھی سب کو سنایا حسین نے

جس کے لیے ملا تھا نہ پانی فرات سے
اصغر کا وہ دہن بھی دکھایا حسین نے

دینِ خدا رسول جو قائم ہے آج تک
اس کے لئے ہے خون بہایا حسین نے

سلام بحضور امام عالی مقام علیہ السلام

کیسے لڑیں گے غم سے، یہ ولولہ ملا ہے
ہم کو حسینیوں سے اک راستہ ملا ہے

کربل میں ابرِ باراں اس بار جو ہوئی ہے
اصغر ترے لہو سے تر بلبلہ ملا ہے

کربل کی ریت پر اک معصوم کی ادا سے
اسلام کی بقا کو پھر نخلخہ ملا ہے

کوڑا بچھائے کوئی، کانٹے چبھوئے کوئی
فخرِ رسل کے گھر سے حرفِ دعا ملا ہے

سلطاں کوئی جو پہنچا آلِ نبی کے در پر
سلطان بھی وہاں کا ادنیٰ گدا ملا ہے

حسنین کی دعا سے محمود پر شفاعت
کا سب کو مصطفیٰ سے اک آسرا ملا ہے

ہم کو عزیز تر ہے مغموم کی صدائیں
بخشش کا دلربا اک جو سلسلہ ملا ہے

گاتا رہوں گا تا دم چاہے یہ جاں بھی جائے
فردوس تک جو مدحت کا زم زمہ ملا ہے

ابنِ علی ولی سے قائم تو رابطہ رکھ
تجھ کو محبتوں کا اُن سے صلہ ملا ہے

سلام بحضور امام عالی مقام علیہ السلام

زمیں پہ رب نے اتارا حسین ابن علی
فرازِ عرش کا تارا حسین ابن علی

نبی کے شانے نہ تھکتے سوار کر کے جسے
وہ رب کے نور کا دھارا حسین ابن علی

علی ولی کی ولایت کا رکھنا سارے بھرم
بچا کے دین پکارا حسین ابن علی

یہ کس نے آلِ نبی کو بھلا دیا ایسے
کہ کربلا میں اتارا حسین ابن علی

لبِ فرات نہ پانی پلا سکا جس کو
وہ تشنہ لب ہے ہمارا حسین ابن علی

مماثلت ہے زبان و بیاں میں نانا سے
ہے تن بدن میں بھی سارا حسین ابن علی

یہ دین و دنیا سمندر سے ہیں بہت گہرے
مگر ہے ان کا کنارا حسین ابن علی

وہ جس نے موت کو دے دی شکست کربل میں
نبی کا وہ ہے دلارا حسین ابن علی

علیہ السّلام

تیری ہر اک ادا علی اکبر
صورتِ مصطفیٰ علی اکبر

کربلا میں تو جان پر کھیلا
تو ملی ہے بقا علی اکبر

حسنِ بے مثل ہے ترا چہرہ
ایسا ہے باصفا علی اکبر

برچھی لگنے سے نورِ چشمِ پدر
نہ رہا مجتبیٰ علی اکبر

چیخ نکلی رباب کی! بیٹا
جب زمیں پر گرا علی اکبر

ابنِ حیدر کا حوصلہ کیسا؟
جو سہا غم جدا علی اکبر

ابنِ حیدر بھی دیکھ کر روئے
پھر کہا تھا مرا علی اکبر

صورتِ مصطفٰی کو جی بھر کے
دیکھنے دے ذرا علی اکبر

تیرے جانے سے بابا پر دلبر
غم کا طوفاں چلا علی اکبر

کیسے نکلے گا تیرے سینے سے
برچھی کا پھل بڑا علی اکبر

ابنِ حیدر نے پھر کہا رب سے
لے مرے کبریا علی اکبر

قائمِ بے نوا نے رو رو کر
ذکر تیرا سنا علی اکبر

منقبت حضرت علی اصغر علیہ السلام

نور کی شاخِ دلربا اصغر
دین پر ہو گیا فدا اصغر

نامِ اصغر کو پھونک کر دیکھا
ننھے بچوں کی ہے دوا اصغر

ایک مغموم حوصلے والا
سب سے آگے نکل گیا اصغر

تیرِ حرمل جو کھا کے گردن پر
چار سو کر گیا ضیا اصغر

دے کے اپنا لہو وہ کربل کو
لخلخہ کر گیا فضا اصغر

تیر ڈالا کماں میں حُرمل نے
تو سکینہ نے دی صدا اصغر

دفن کر کے زمینِ کربل میں
رو دیا ”کوہ صبر کا“ اصغر

جس سے روشن خدا کا مذہب ہے
کبریا کا ہے وہ دیا اصغر

دینِ مرسل پہ شیر خواروں میں
جان دینے کی ابتدا اصغر

کیا وفا مصطفٰی سے ہوتی ہے؟
کربلا میں دکھا گیا اصغر

میرا قائم سلام ہے اُس پر
تشنہ لب جو فدا ہوا اصغر

حضرت رحمت اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف چھانگلا ولی موجِ دریا

مرے ٹوٹے ہوئے دل کو میسر کب سماں ہوں گے
جہاں تیرے قدم ہوں گے مرے بوسے وہاں ہوں گے

چلائی تھی جو پتھر کی وہ ناو تو نے دریا میں
حسیں دریا کی لہروں پر کئی بکھرے نشاں ہوں گے

تری اولاد کا وہ گھر مثالی ہے زمانے میں
جہاں پر ذکر تیرا ہو بہت روشن مکاں ہوں گے

وہ جادوگر جو مارا تھا ترے جوتے کی ٹھوکر نے
ہوا کے دوش سے گر کر ملے ٹکڑے کہاں ہوں گے ؟

جنھیں اسلام کی دولت عطا کی تو نے گاؤں میں
ابھی جنات کی نسلوں میں رہتے وہ جواں ہوں گے

دیے تو نے محبت کے جلائے تھے "زیارت" میں
رہیں گے حشر تک روشن جو زیرِ آسماں ہوں گے

ڈرانے راستے میں اژدہا تجھ کو جو آیا تھا
بنایا تو نے پتھر کا، نشاں اُس کے کہاں ہو گے؟

وہ اک سردار ہاتھی پر جو لڑنے کے لیے آیا
ہوا تھا غرق مٹی میں تو سب سنتے فغاں ہوں گے

جنھیں اسلام کی دولت عطا کی تو نے شفقت سے
ارم میں کوثری موجوں میں ان کے کارواں ہوں گے

ترے اُس دور کی رفعت جسے معلوم ہو قائم
نہ جانے اُس کی آنکھوں میں حسیں کتنے سماں ہوں گے

زمانہ بدل گیا دوریاں قربتوں میں ڈھل گئیں۔ گلوبل ولیج میں سوشل میڈیا راہ و رسم و روابط کا ذریعہ بن گیا۔

فیس بک کا عظیم الشان گروپ "نعت آشنا" ایک محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانوں کو یکجا کرنے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر چکا۔ انھی میں ایک بہترین خدمت" پرکھ" جیسا شاندار ہفتہ وار پروگرام بھی تھا جس کے ذریعہ محترم حبدار قائم صاحب سے تعارف ہوا

سید حبدار قائم کا کلام حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی سے مملو ہے اور حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر مقالہ نہیں کتاب بھی لکھی جا سکتی ہے لیکن یہاں گنجائش محض فلیپ کی ہے

میں ان کے مجموعہ حمد و نعت و مناقب" مدحِ شاہِ زمن" کی اشاعت پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان کی یہ کاوش بارگاہِ رب العزت جل جلالہ اور دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پزیرا ہو کر عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے داد و تحسین و آفرین کے تحائف خوب خوب وصول کرے۔ آمین

ثاقب خیر آبادی غفرلہ

کراچی۔۔۔ پاکستان



حبدار کے شعری اخلاص کی کونپل

سخت موسموں میں زمین کے سنگلاخ سینے سے نمودار ہونے والی کونپل ایک طرف انسان کے چہرے کو اللہ کی سمت موڑ دیتی ہے تو دوسری طرف اللہ کے حکم سے عدم سے وجودِ حیات کی طرف ہجرت کر کے اللہ کی قدرت و حکمت کی نقیب بن جاتی ہے۔

حبدار کی نعتیہ شاعری اسی کونپل کی طرح ہے۔ شعروں کی سلاست اور لہجے کا اخلاص اللہ کی جانب توجہ مبذول ہو جانے کا سبب بنتا ہے۔ دوسری جانب سرکار اور ان کے اہل بیت سے مودت انکی شاعری کو اللہ کی قدرت و حکمت کا آئینہ بنا دیتی ہے۔

حبدار جس اخلاص سے نعت کہتے ہیں وہی اخلاص نہ ہونے سے ہونے تک کی آوارگی نقل مکانی کو ہجرت کی عبادت کبری میں تبدیل کرتا ہے۔ میری دعا ہے کہ ماحول کی سختی اور نفس کی سنگلاخ زمین سے حبدار کی نعتیہ شاعری کی کونپل دنیا میں عبادت اور آخرت میں شفاعتِ سرکار کے سرسبز و شاداب شجر کی صورت نمودار ہو اور ان کے لیے محشر کی دھوپ میں سائبان کا کام دے۔

سید عرفی ہاشمی۔ آسٹریلیا

Aashna
نعت
publication
پاک ٹاور، دوسری منزل، اُردو بازار لاہور
0300 9187575 / 0317 6756650